REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS
FOR INDIA AT NO-R.N.G 61/61

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD NO P 67

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۔ ۲۲
ایڈیٹر:
محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:
جاوید اقبال اختر

شمارہ ۔ ۲۳
شرح چندہ
سالانہ ۔ ۱۰ روپے
ششماہی ۔ ۵ روپے
ممالک غیر ۔ ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

WEEKLY BADR QADIAN

اخبار احمدیہ

قادیان ۵ ظہور: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان دنوں انگلستان کا دورہ فرما رہے ہیں۔ لندن سے موصولہ اطلاعات کے مطابق حضور انور مع قافلہ بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ۔ موصولہ ... کے ذریعہ ایک والا نامہ بنام حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ قادیان میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے تمام ... جماعت کی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا محبت بھرا پیغام لکھا ہے اور تمام احباب کے لئے دعا فرمائی کہ
"اللہ تعالیٰ آپ پر اپنا فضل فرمائے اور ہر طرح آپ اور دیگر احباب جماعت کا حافظ و ناصر ہو۔ وھو المجیب"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی اور درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنا فضل شامل حال رکھے آمین۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال حیدرآباد سے تا حال واپس نہیں آئے۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو اور بخیریت واپس قادیان لائے۔ آمین۔

قادیان۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل مع جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

۱۶/۲۳ رجب ۱۳۹۲ ہجری | ۱۶/۲۳ ظہور ۱۳۵۱ ہش | ۱۶/۲۳ اگست ۱۹۷۲ء

جماعت احمدیہ اترپردیش کی

آٹھویں کامیاب صوبائی کانفرنس

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی شرکت و صدارت!!

مختلف مذاہب کے نمائندوں اور ودوانوں کی تقاریر

(رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مدراس نزیل کانپور)

کانپور ۔۔۔ خدا تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ اترپردیش کی آٹھویں دو روزہ صوبائی کانفرنس ۲۸ و ۲۹ جولائی بنہایت شان و شوکت اور کامیابی سے منعقد ہوئی۔ پہلے روز حسب اعلان اس کانفرنس کا افتتاح کانپور یونیورسٹی کے وائس چانسلر صاحب شری بھگت درشن نے ایک پُر حقیقت تقریر سے کیا جس میں جماعت احمدیہ کو محبت و پریم کو آتماہ دینے والی ایسی کانفرنس منعقد کرنے پر مبارکباد دی۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے دونوں روز اجلاسات کی صدارت فرمائی۔ اور مادیت کی طرف جھک رہی دنیا کو روحانیت کی طرف توجہ کرنے کی ترغیب دی۔ جماعت احمدیہ کے تیار کردہ اس روحانی سٹیج سے مختلف مذاہب کے نمائندگان نے اپنے اپنے مذہبی پیشوا کی سوانح اور عمدہ تعلیمات پیش کر کے انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔

صاحبزادہ صاحب اور مبلغین کی آمد

مورخہ ۲۸ جولائی کی صبح محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب حیدرآباد سے یہاں تشریف لائے۔ آپ کے استقبال کے لئے تمام احباب جماعت اور مہمانان کرام صبح ۴ بجے ہی سٹیشن پر پہنچ گئے تھے۔ فجر کی نماز سٹیشن پر ہی باجماعت ادا کی گئی۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کی تشریف آوری پر تمام احباب نے گل پوشی کی اور آپ نے سب کو معانقہ و مصافحہ کا شرف بخشا۔

اس کانفرنس میں شمولیت کے لئے محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی بمبئی سے، محترم مولانا عبدالحق صاحب فضل حیدرآباد سے اور خاکسار مدراس سے یہاں پہنچے۔

مہمانانِ کرام خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے صوبہ یوپی میں ۳۰ کے قریب جماعتیں ہیں۔ ان میں سے مندرجہ ذیل جماعتوں کے نمائندگان نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔ بعض جماعتوں سے مستورات بھی تشریف لائی ہوئی تھیں۔ امروہہ۔ شاہجہانپور۔ بریلی۔ لکھنؤ۔ فیض آباد۔ سانڈھ۔ اودے پور کٹیا۔ انجولی۔ میرٹھ۔ صالح نگر (آگرہ) نگلہ گھنسو۔ آگرہ۔ سہارنپور۔ مین پوری۔ علی پور کھیڑہ۔ جگادس۔ راٹھ۔ مسکرا۔ مودہا۔ کمریا۔ فتح پور۔ بہوداہ۔ دھنین پور۔ منگلہ۔ کوچ۔ بنارس۔ [illegible]۔ اورنگ آباد۔

اسی طرح قادیان دارالامان سے بھی چھ افراد پر مشتمل ایک وفد یہاں تشریف لائے۔ اس طرح بفضلہ تعالیٰ احمدیوں کی خوب رونق رہی۔

کانفرنس کی تشہیر کانفرنس کے بارے میں دعوت ناموں، چھوٹے چھوٹے پمفلٹوں اور بڑے بڑے اشتہاروں اور پوسٹروں کے ذریعہ تمام شہر میں تشہیر کی گئی۔ یہاں کے اخباروں پر اعلانات شائع کئے گئے۔ چنانچہ مندرجہ اردو ہندی اور انگریزی زبانوں میں جلسہ کے اعلانات کے علاوہ رپورٹیں بھی شائع ہوئیں۔ قومی آواز۔ پیغام۔ سیاست جدید (اردو) نوجیون۔ جاگرن۔ وشومتر (ہندی) ڈیلی ہرکشن۔ نیشنل ہیرلڈ (انگریزی)۔

جلسہ گاہ دونوں دنوں کے جلسوں کے لئے شہر کے وسط میں واقع کانگریس کمیٹی کے وسیع و عریض ہال بنام "تلک ہال" لیا گیا۔ اس سلسلہ میں مکرم حمید خان صدر لوکل کانگریس اور اس کے مہامنتری شری چاہر باجپائی کا بھرپور تعاون شامل رہا۔ اور یہ ہال کانفرنس کے لئے بلا کرایہ و معاوضہ عنایت کر دیا گیا۔

ہر دو ہال کے حاصل کرنے میں مکرم محمد لطیف صاحب نے نمایاں کوشش کی تھی۔ ان کے فرزند مکرم محمد عتیق صاحب نے جلسہ گاہ وغیرہ میں فوٹو لگانے کے فرائض سرانجام دیئے۔

لاؤڈسپیکر کا بہت اچھا انتظام کیا گیا تھا۔ آٹھ لاؤڈسپیکر ہال کے باہر مختلف سڑکوں اور چوراہوں پر لگائے گئے تھے۔ ہال کے باہر قمقموں اور جھنڈیوں سے خوب آراستہ کیا گیا تھا۔ نیز ہال کے اندر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اشعار اور دیگر ملفوظات پر مشتمل قطعات آویزاں تھے۔ جو سب کی توجہ کے مرکز بنے رہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مختلف مذاہب کے ساتھ تعلق رکھنے والے معززین سے دونوں دن ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا جس کی وجہ سے ہال اپنی وسعت کے باوجود تنگ نظر آتا رہا۔

اجلاس کا آغاز اس صوبائی کانفرنس کے پہلے دن کا اجلاس ۲۸ جولائی شام کے ٹھیک ۱/۲-۶ بجے زیر صدارت محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب شروع ہوئی۔ خاکسار کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کی نظم خوانی کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے استقبالیہ تقریر فرمائی۔

استقبالیہ تقریر آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ اس مادیت کے ترقی یافتہ دور میں مذاہب اور ان کے اصولوں کو مٹانے کی منظم کوششیں کی جاتی ہیں۔ اور دوسری طرف مذہب سے تعلق رکھنے والے مذہب اور اس کے اصولوں کو نہ جاننے کی وجہ سے ایک دوسرے کے خون کے پیاسے نظر آ رہے ہیں۔ اور ایسے کاموں [illegible]۔ ہم احمدیہ مذہب کو ایک حقیقت اور ضابطۂ زندگی یقین رکھتے ہوئے اس کی تبلیغ میں منہمک ہیں۔ ہم دنیا میں یہ ثابت کرنے میں

(باقی صفحہ نمبر ۹ پر)

ناشر صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۶ ظہور ۱۳۵۲ ہش

آزادیٔ وطن کی ۲۶ ویں سالگرہ

وطن کو غیر ملکی تسلط سے آزاد ہوئے آج ۲۶ سال پورے ہوتے ہیں۔ اس عرصہ میں ملک میں بڑا انقلاب آیا ہے۔ ہماری نئی پود جس نے آزادی میں ہوش سنبھالے اُسے کیا معلوم کہ غیر ملکی تسلط کے وقت ملک کی کیا حالت تھی اور اب اس میں کس قدر تبدیلی واقع ہو چکی ہے۔ بڑی عمر کے لوگ ہی اس نمایاں فرق کو زیادہ محسوس کر سکتے ہیں اور اس کی ترقی سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔

آزادی کے بعد ملک نے ہمہ جہتی ترقی کی ہے۔ یہ زبردست انقلاب کئی میدانوں میں نظر آتا ہے۔ صنعتی میدان ہو، زرعی ہو، تعلیمی ہو، تمدنی ہو سبھی اس کے گہرے رنگ میں متاثر ہوئے ہیں۔ اور ایک خوش آئند صورت حال ہے۔ صنعتی میدان میں ملک کی ترقی کا سرسری جائزہ آزادی کی قدر و قیمت کو واضح کر دیتا ہے۔ بھارت ایک بڑا ملک ہے اس لحاظ سے اس میں مختلف النوع صنعتی کارخانے جاری ہوئے۔ اس طرح ملکی صنعت کو زبردست فروغ ملا۔ کجا وہ حالت کہ گھر کی سوئی سے لے کر بڑی بڑی مشینوں تک کے لئے ہم دوسرے ملکوں کے محتاج تھے۔ اور کجا یہ صورتِ حال کہ اب نہ صرف اپنے ملک کی ضروریات پوری ہونے لگی ہیں بلکہ بہت سی اشیاء اور مشینری غیر ممالک کو برآمد کی جانے لگی ہے۔ یہ سب آزادی کا ثمرہ ہے۔ جب اس ملک کے باشندوں کو ہر میدان میں آگے بڑھنے اور ترقی کرنے کے مواقع میسر آئے تب محنتی لوگوں نے اپنی بہترین صلاحیتیں اپنے ملک کی تعمیر و ترقی کے لئے لگا دیں۔ اب خوش کن نتائج سب کے سامنے ہیں۔

دریاؤں پر بند باندھے گئے۔ بڑے بڑے ڈیم تیار ہوئے ان سے لاکھوں لاکھ ایکڑ اراضی سیراب ہو کر سبز انقلاب آنے لگا۔ ڈیموں کے پانی سے بجلی تیار کی گئی۔ اس سے بڑے بڑے کارخانے حرکت میں آئے اور صنعت و حرفت کو اور بڑھاوا ملا۔ بجلی نے زراعت میں بھی نمایاں کام کیا۔ کسانوں کے ٹیوب ویل چلے زمین کی تہ میں چھپا پانی زمین کی سطح پر اُبلنے لگا۔ دیکھتے ہی دیکھتے میلوں تک کھیت لہلہانے لگے۔ بجلی کے تار دور دور تک پہنچے۔ نہ صرف شہر بلکہ دیہات بھی بجلی کے قمقموں سے جگمگا اُٹھے۔ ساتھ کے ساتھ ملک میں سڑکوں کا جال بچھ گیا۔ پختہ سڑکوں سے آمد و رفت میں سہولت پیدا ہوئی۔ کسانوں کو اپنا غلہ منڈی میں لانا آسان ہو گیا ہے۔ ریلوے ٹرینوں میں وسعت اور اضافہ ہوا ان کی رفتار بڑھی مسافروں کی سہولت کے سامان بڑھائے گئے۔ پختہ سڑکوں پر تیزی سے دوڑنے والی بسوں کاروں ٹرکوں سکوٹروں نے مشغول آبادی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ جلد پہنچا کر فاصلے کم کر دیئے۔ سواری کی یہ سب اشیاء ملکی کارخانوں میں بھارتی صناعوں کے ہاتھوں منظرِ عام پر آئیں۔ اس سے اہل وطن کی ٹیکنیکل مہارت ان کی اعلیٰ صلاحیتوں کا علم ہوتا ہے اور یہ بات کھل کر سامنے آ جاتی ہے کہ جب انسان کو کام کرنے کے لئے آزادی ہو وسائل میسر ہوں تو خداداد ذہن اور روشن دماغ کیا کچھ نہیں کر سکتا۔

یہی حال تعلیمی میدان کا ہے۔ پھر دفاعی سازو سامان اور [illegible] وغیرہ کے دیگر میدان کی [illegible] ہے [illegible] کے بے شمار کارنامے جن کی اعداد و تفصیل کو [illegible] کس کو شمار کیا جائے۔ یہ سب آزادی کے ثمرات ہیں۔ سائنس کے میدان میں بھی اسی طرح کافی پیش رفت ہوئی ہے۔ مصنوعی سیاروں کو فضا میں داغا جانے لگا ہے تو ہوائی جہاز سمندری جہاز اپنے ہی ملک میں بڑی مہارت کے ساتھ تیار ہو رہے ہیں۔ آزادی کے بعد ۲۶ سالوں میں اگرچہ ملک کو تین چار لڑائیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ ان لڑائیوں میں جہاں ملک کی مدافعت کرتے ہوئے جوانوں نے خوشی خوشی جانیں قربان کیں جس سے قومی جذبہ کو تقویت ملی۔ پھر بھی جنگی بار اس قدر پڑا کہ تعمیر و ترقی کے منصوبے [illegible] ہوئے [illegible] کو دھکا لگا سب کی تیاری [illegible] بھارت نتیجۃً ساری دنیا میں ملک کا وقار بلند ہوا سب کی توجہ کے [illegible] ہے۔ اس طرح جس طرف دیکھیں ملک میں انقلاب نظر آتا ہے۔ [illegible] آزادی کا نتیجہ ہے۔

آزادی ملک کے بعد ملک کے اطراف و جوانب میں پھیلنے والے جن خوشنما پھولوں کا ابھی ہم نے مختصر ذکر کیا ہے ان پھولوں کے پہلو بہ پہلو اس عرصہ میں کچھ کانٹے بھی اُگ آئے ہیں۔ جو تصویر کا ایک دوسرا رُخ پیش کر کے ہر محب وطن کو دعوت فکر دیتے ہیں۔ خوشنما پھولوں کے ساتھ جب نکیلے کانٹوں کی کیفیت سامنے آتی ہے تو اُن کی چبھن ہر محب وطن کو کبیدہ خاطر کر دیتی ہے۔ ملک میں سر نکال رہے یہ کانٹے کچھ تو صنعتی انقلاب کا لازمی نتیجہ ہیں۔ اسلئے کہ جہاں بھی ایسا انقلاب آیا اس قسم کی برائیاں بھی ساتھ ہی لایا ہے۔ مگر یہ بھی تو حب الوطنی نہیں کہ اسے خاموشی سے قبول کر لیا جائے اور اصلاح احوال سے محض اس لئے آنکھ بند کر لیں کہ یہ چیز صنعتی انقلاب کا ایک طبعی اور لازمی نتیجہ ہوا کرتی ہے۔ اگر کلی اصلاح نہیں تو جو کچھ بھی ہو سکتا ہے کیا جانا ضروری ہے۔

بہرحال ملک میں صنعتی انقلاب اور ہمہ جہتی مادی ترقیات کے نتیجہ میں وہ کونسے کانٹے ہیں جو پریشان کن صورت حال پیدا کر رہے ہیں؟ وہ کانٹے ہیں اخلاقی قدروں کی روز بروز کمی، نوجوانوں میں محنت سے جی چرانے کی عادت۔ طلبہ کے اندر نافرمانی اور ڈسپلن شکنی کا بڑھتا ہوا رجحان۔ آج کا نوجوان کل کو ملکی نیتا بننے والا ہے۔ ملکی ذمہ واری کا بوجھ اُس کے کندھوں پر پڑنے والا ہے۔ جو نوجوان آج محنت کرنے سے جی چراتا ہے اس کے متعلق نہیں کہا جا سکتا کہ کل ان ذمہ واریوں کو کما حقہٗ پورا کر سکے گا جو اُس پر ڈالی جانے والی ہیں۔ یہ نتیجہ محنت ہی ہے جو انسان کو اوپر اٹھاتی ہے ملک کی شان کو بلند کرتی ہے۔ کاہل اور سست افراد ملک کے لئے بدنامی ہی نہیں بلکہ اس کی آزادی کے لئے بھی خطرہ بن سکتے ہیں۔ وہ طالب علم جو سالانہ امتحانوں میں نقل کا سہارا لے کر ڈگریاں حاصل کرنے کے زیادہ شوقین بن رہے ہیں۔ آئندہ وقتوں میں جب ان کی لیاقت کی ضرورت پڑے گی کیا وہ ہال بھی [illegible] سے کام چلا سکے گا۔ اس سلسلہ میں والدین پر بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے ان کا فرض ہے کہ اپنے بچوں کو سچی محنت کا عادی بنا ئیں کیونکہ جو والدین اپنے بچے کی ایسی ناجائز حرکتوں پر نہیں ٹوکتے اُسے محنت اور علمی قابلیت بڑھانے کی طرف متوجہ نہیں کرتے وہ اپنے روپے کو بھی برباد کرتے ہیں اور اس طرح کی سہل انگاری اور ذمہ داری کے عدم احساس سے اپنے جذبہ حب الوطنی کو بھی داغدار کرتے ہیں۔

نوجوانوں کی اس بے راہ روی کے علاوہ ملک میں حقوق طلبی کا عجیب و غریب سلسلہ چل نکلا ہے۔ ہڑتالوں، نالہ بندیوں، تشدد آمیز کارروائیوں نے وبا کی صورت اختیار کر لی ہے۔ ہر طرف حقوق طلبی کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں مگر ادائیگی فرض کا کسی کو خیال نہیں حقوق و فرائض کا جو باہمی گہرا تعلق ہے اُسے یکسر بھلا دیا گیا ہے۔ بڑی مشکل جو اس ضمن میں پیش آ رہی ہے وہ ہے۔ فی زمانہ ہڑتالوں کا "جواز" ———— جب ایسا گنجائش رکھ دی گئی کہ حق مانگنے کے لئے ہڑتال ایک جائز طریق ہے تو پھر کسی وقت اس کا دریا بن جانا کچھ بعید از قیاس امر نہیں ہے۔ بس اسی کی آڑ میں یہ سب تماشہ ہو رہا ہے کوئی نہیں جو یہ دیکھے کہ اس نے اپنے فرائض بھی پورے کر لیے یا نہیں۔ ہر شخص کو یہی دھن سوار ہے کہ اُس کو زیادہ سے زیادہ حق مل جائے حالانکہ اصل چیز ادائیگی فرض ہے اسی سے سب کے حقوق کا تحفظ ہے۔ جب ایک شخص پوری ذمہ داری کے ساتھ اپنا فرض ادا کرتا ہے تو اسی میں دوسرے کے حقوق کی ادائیگی مضمر ہے۔ مثال کے طور پر ایک اجیر اور مزدور جب اس کام کو عمدگی سے پورا کرتا ہے جو آجر نے اس کے سپرد کیا ہے تو آجر کا کام ہے کہ اس کی مزدوری بھی پوری دے۔ جب وہ ایسا کرے گا تو مزدور اور اجیر کو نہ ہڑتال کرنے کی ضرورت ہوگی نہ حق طلبی کے لئے تشدد کا پہلو اختیار کرنے کی حاجت۔ اس وقت پریشان کن صورت حال کی اصل وجہ یہی ہے کہ ہر شخص اپنے ذمہ کا فرض تو کما حقہٗ ادا نہیں کرتا مگر دوسرے سے اس کا مطالبہ یہی ہے کہ وہ اُس کے حقوق پورے ادا کرے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں مذہب کی ضرورت پیش آ جاتی ہے۔ یہ مذہب ہی ہے جو انسان کے دل میں حقوق و فرائض کا صحیح توازن برقرار رکھتا ہے۔ اس سے اخلاق [illegible] پیدا ہوتا ہے۔ اخلاق کا منبع مذہب ہی ہے اور آج اخلاقی قدروں [illegible] کی اصل وجہ بھی مذہب سے لاپرواہی ہے۔

آج [illegible] کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ مذہب کی [illegible] آزادیٔ وطن کی اس سالگرہ کے موقع پر [illegible] اس لئے کہ اخلاقی قدروں [illegible] سے ہی ملک کی ترقی اور اس کی سربلندی کی بنیادیں زیادہ مضبوط اور مستحکم ہو سکتی ہیں۔

[illegible]

خطبہ جمعہ

ہمیں بنیادی طور پر یہ حکم دیا گیا ہے کہ مخلصانہ پیار اور ہمدردی سے بنی نوع انسان کے دلوں کو خدا اور رسول کیلئے جیتو

تم اس حکم کو مت بھولو اور یاد رکھو کہ لوگوں کی دشمنی اور نفرت تمہارے رستہ میں روک نہیں بن سکتی

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی دلآویز تشریح۔!!!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۳ شہادت ۱۳۵۲ ہش بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

سورت فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ کے پہلے حصہ میں اپنے ملک کے لئے بنائے گئے آئین کا ذکر فرمایا۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا:۔

.. اس سلسلہ میں ایک دو باتیں کہنا چاہتا ہوں۔ گو ان کا بلا واسطہ دستور کے ساتھ تعلق نہیں۔ لیکن ان کا اظہار ضروری ہے۔

اسلام نے بنیادی طور پر

دو حقوق

قائم کئے ہیں۔ ایک کو ہم حقوق اللہ کہتے ہیں۔ اور دوسرے کو حقوق العباد۔ قرآن کریم نے حقوق اللہ کو کھول کر بیان کر دیا ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان حقوق کو بڑی وضاحت سے بیان فرمایا ہے۔ پھر اب اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رُوحانی فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں، ہمیں بتایا ہے کہ حقوق اللہ کیا ہیں۔ ان کی ادائیگی سے کیا مراد لی جاتی ہے۔ یہ ایک بہت لمبا مضمون ہے۔ دراصل ساری دنیا اسی مضمون سے تعلق رکھتی ہے۔ تاہم اس مضمون کی بعض باتیں یہ ہیں کہ انسان اپنے وجود اپنی قوتوں اور استعدادوں کے متعلق۔ یہ یقین رکھتا ہو کہ ان سب کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ مزید براں خدا تعالیٰ کی اطاعت کی جائے۔ اس کی فرمانبرداری کی جائے۔ اس کی صفات کاملہ کی معرفت حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔

اللہ تعالیٰ کی صفاتِ حسنہ

کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات پہ توکل اور بھروسہ رکھا جائے۔ غیر اللہ کو کچھ نہ سمجھا جائے۔ خدا تعالیٰ کے سوا ہر چیز کو ایک مردہ کیڑا اور لاشئی محض سمجھا جائے نہ صرف زبان سے بلکہ اپنے عمل سے، اپنی فکر سے اپنے خیالات کے لحاظ سے غیر اللہ کو کوئی چیز نہ سمجھا جائے۔ خواہ وہ غیر اللہ دنیا کی ساری حکومتیں ہی کیوں نہ ہوں۔ یا خود اقوام متحدہ ہی کیوں نہ ہو۔ (اقوام متحدہ میں دنیا کی قریباً ساری حکومتوں کے نمائندوں کا اجتماع ہوتا ہے۔) اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں دنیا کی کوئی طاقت دنیا کا کوئی ملک اور دنیا کی کوئی جماعت، دنیا کی کوئی قوم اور دنیا کا کوئی دماغ کچھ حقیقت ہی نہیں رکھتا۔ خدا تعالیٰ کے مقابلے میں ہر چیز لاشئی محض ہے۔ یہ ہے حقیقی توحید اور یہ ہے حقیقی توحید کے لحاظ سے

اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنا

اللہ تعالیٰ کو واقعتہً اور حقیقتہً واحد و یگانہ سمجھنا توحید ہے اسی کے قبضۂ اقتدار میں یہ ساری مخلوق ہے۔ سب پر اسی کا حکم چلتا ہے۔ تاہم ہمیں غلط قسم کے جو کام نظر آتے ہیں۔ مثلاً بعض مُلکوں میں جہاں لوگ دہریہ ہیں، وہاں غلط قسم کے کام کئے جا رہے ہیں۔ آئندہ نسلوں کو خدا سے روز بروز دور کیا جا رہا ہے۔ لیکن یہ اس لئے نہیں ہوتا کہ یہ ممالک خدا تعالیٰ کے خلاف بغاوت میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ یا ہو جائیں گے۔ بلکہ یہ اس لئے ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو

امتحان کی دنیا

بنایا ہے۔ اور خدا نے یہ اجازت دی ہے کہ اگر چاہو تو تم باغی بن سکتے ہو۔ قرآنِ عظیم کہتا ہے، کہ اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو سب کو مسلمان بنا دیتا۔ اگر خدا تعالیٰ اپنا حکم چلاتا۔ اور جبراً سب کو ایمان پر قائم کر دیتا۔ اپنی قوت کاملہ کا اس رنگ میں مظاہرہ کرتا تو پھر کون کافر اور کون شیطان؟ اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انسان کو رُوحانی ترقیات کی خاطر یہ اجازت دی کہ چاہے تو ایک محدود دائرہ کے اندر خدا تعالیٰ کی قرب کی راہوں کو اختیار کرے۔ اور اس کی رضا کی جنتوں کو پالے۔ اور اگر چاہے تو خدا تعالیٰ سے بغاوت کرے۔ اور اس بغاوت کے نتیجہ میں وہ خدا تعالیٰ سے دُور ہو جائے۔ اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی کی جہنم کا ایندھن بن جائے۔

پس جو چیز ہمیں بظاہر بغاوت نظر آتی ہے۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیئے گئے۔ اختیار کے نتیجہ میں ہے، ورنہ کوئی مخلوق ایسی نہیں۔ اور نہ کوئی ہستی ایسی ہے۔ جو یہ کہے کہ میں اپنے زور بازو سے کوئی کام کر سکتا ہوں۔ یا الٰہی منصوبوں کو ناکام بنا سکتا ہوں۔ ہم نے خدا کے متعلق، خلق اور پیدائش کے متعلق، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کے متعلق جو کچھ سُنا، دیکھا اور پایا ہے۔ اور جس کا عرفان اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے طفیل عطا فرمایا ہے۔ اس کی رُو سے کسی انسان کا از خود کسی کام کی طاقت رکھنا ناممکن ہے۔ ہر الٰہی کام میں

اللہ تعالےٰ کی اجازت یا مشیّت

کار فرما ہوتی ہے۔ شاید کوئی پاگل ہی یہ کہہ دے، تو کہدے کہ میرے فلاں کام میں اللہ تعالےٰ کو اختیار نہیں ہے۔ ورنہ کوئی عقلمند تو اسبات کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ میں سمجھتا ہوں کسی پاگل کے دماغ میں بھی یہ خبیثانہ عقیدہ نہیں آسکتا، کہ خدا کی مشیّت سے باہر رہ کر انسان کوئی کام کر سکتا ہے۔ تاہم بعض لوگ توحید کی حقیقت کو سمجھتے ہیں۔ بعض نہیں سمجھتے یہ اور بات ہے۔

پس

حقوق اللہ کی ادائیگی کا مطلب

یہ ہے کہ انسان اپنے وجود کو کچھ نہ سمجھے۔ ہر خیر کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات کو جانے۔ اور غیر اللہ کو خواہ وہ دنیوی لحاظ سے کتنی ہی طاقتور ہستی کیوں نہ ہو، لاشئی محض سمجھے۔ گویا غیر اللہ کو ایک مُردہ کیڑے سے بھی کم تر سمجھے۔ کیونکہ مُردہ کیڑا بھی تو آخر کچھ شئی ہے۔ چھوٹی سی چیز سہی اور بے جان مادہ سہی، مگر ایک شئی تو ہے۔ ہم نے خود کو اس سے بھی کم تر سمجھنا ہے۔ یہ ہے حقوق اللہ اور ان کی ادائیگی کی اصل حقیقت، جسے ہر وقت پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

دوسرے حقوق العباد ہیں۔ اور ان کی ادائیگی ہے اس کے متعلق میں

ایک بنیادی بات

ذہن نشین کرانا چاہتا ہوں۔ میں نے دیکھا ہے بعض دفعہ اچھے سمجھدار لوگ بھی بھٹک جاتے ہیں۔ حقوق العباد کے متعلق بنیادی طور پہ یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کیلئے بنی نوع انسان سے ہمدردی کرنا۔ ان سے مخلصانہ محبت و پیار کرنا۔ اور ان سے حسن سلوک کرنا ضروری ہے۔ بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی یہ ایک بنیادی حقیقت ہے۔ جس کے ذریعہ بنی نوع انسان کے دل جیتے جا سکتے ہیں۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے۔ اس ذمہ داری کو نباہنا ہمارا فرض ہے۔ انسانی خدمت بہت ضروری ہے۔ تاکہ ہر بندۂ خدا اپنی خداداد طاقتوں کی صحیح نشو ونما کر سکے۔ اور چونکہ

فِطْرَتَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْھَا (الرّوم: ۳۱)

کی رو سے

اسلام دین فطرت ہے۔

اس لئے فطرت کی صحیح نشوونما کے معنی یہ ہونگے کہ ہم لوگوں کو ان کی قوتوں کی صحیح نشوونما کے نتیجہ میں اسلام کی طرف لے آئیں۔

پس یہ ایک بنیادی حقیقت ہے۔ بنی نوع انسان سے

الٰہی محبت و پیار

اور ان کی مخلصانہ خدمت کے نتیجہ میں، ان کا دل جیتا جا سکتا ہے۔ اس میں ان کا اپنا فائدہ بھی ہے۔ جب ہم بنی نوع انسان کے فائدہ کیلئے کہتے ہیں۔ تو مطلب یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ سے ان کا تعلق قائم ہو جائے۔ لیکن اگر اپنی مخلصانہ کوشش اور جدوجہد سے کسی کا دل عارضی طور پر جیت نہ سکیں۔ تو گویا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے بندوں کا جو ... قائم کیا گیا ہے وہ ... جائے گا وہ بہرحال اپنی ... قائم رہتا ہے۔ آپ سے ... دشمنوں سے ساتھ اس نے جو ... سے باوجود اس ... کے لئے ... ۔

جو آپ چاہتے ہیں۔ تب ہی آپ نے مخلصانہ پیار کیا۔ کسی ایک کوشش کی ناکامی کوشش کو چھوڑ دینے کی دلیل نہیں بن سکتی۔ اس لئے کسی احمدی کا یہ کہنا کہ ہم ایک دفعہ ناکام ہو گئے۔ اس لئے ہم کوشش ہی نہیں کریں گے۔ یا ہم ایک سو ایک دفعہ ناکام ہو گئے اب ہم کوشش نہیں کریں گے۔ یا ہم ایک ہزار ایک دفعہ ناکام ہو گئے اب ہم کوشش نہیں کریں گے۔ یا ایک لاکھ ایک دفعہ ناکام ہو گئے۔ اب ہم کوشش نہیں کریں گے، درست نہیں ہے۔ ہم نے ساری عمر مخلصانہ محبت و پیار اور حسن سلوک اور ہمدردی کے ساتھ بنی نوع انسان کے دلوں کو خدا تعالیٰ کی خاطر جیتنے کی کوشش کرتے چلے جانا ہے۔ اس کوشش کی انفرادی انتہا ایک فرد کی موت ہے۔ جب انسان فوت ہو جاتا ہے۔ تو وہ دار الابتلاء سے باہر نکل جاتا ہے۔ اس جہان سے باہر جا کر جزا و سزا کی دنیا میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور پھر اس پر اس دنیا کی ذمہ داریاں ختم ہو جاتی ہیں۔ لیکن جب تک انسان زندہ ہے۔ اس کو خدا کا یہی حکم ہے کہ جس کے ساتھ تو میری خاطر مخلصانہ پیار اور محبت کرتا ہے۔ جس کے ساتھ تو میری رضا کے حصول کے لئے ہمدردی رکھتا ہے۔ جس کے ساتھ تو میری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے حسن سلوک کرتا ہے۔ اگر وہ اس سارے پیار کے باوجود تجھے دھتکار دیتا ہے۔ اور تجھ سے دشمنی رکھتا ہے۔ یا تیری بے لوث خدمت کی قدر نہیں کرتا۔ تو پھر اگر تو نے یہ سب کچھ میری خاطر کیا ہے۔ تو اس کی بے قدری کی پرواہ کیوں کرتا ہے۔ تو یہ کام کئے جا۔ اس کے بدلے میں تجھے میرا رضا اور پیار ملتا رہے گا۔ لیکن میں نے

حقوق العباد کی ادائیگی

کے متعلق ایک بنیادی حکم دے رکھا ہے۔ تو نے اس کو نہیں بھولنا ہم اللہ کی توفیق سے ہمیشہ ہی حسن سلوک کرتے ہیں۔ ان کے ساتھ بھی حسن سلوک کرتے ہیں۔ جو ساری عمر ہمیں گالیاں دیتے رہتے ہیں۔ چنانچہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہماری سرشت ہی کچھ ایسی بنائی ہے۔ کہ اگر کوئی شخص قادیان میں آئے اور صبح و شام ہمیں گالیاں دیتا رہے تب بھی ہمارے چہرے پر کدورت کے آثار نہیں پیدا ہوں گے۔ ظاہر ہے جس شخص نے خدا تعالےٰ کے لئے کام کرنا ہوتا ہے۔

بندوں کا ردّ عمل

اس کے کام میں رکاوٹ نہیں بن سکتا۔ مگر جس شخص نے خدا کیلئے کام نہیں کرنا ہوتا۔ وہ تو آج بھی مارا گیا۔ اور کل بھی مارا گیا۔ ایسا شخص تو پھر ظلمات کی دنیا میں رہنے والا ٹھہرا۔

پس جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ اگر ہم نے کسی سے حسن سلوک کیا۔ اور اس نے ہمارے ساتھ دشمنی کی۔ اگر ہم نے کسی سے محبت و پیار کا سلوک کیا۔ اور اس نے ہم سے نفرت کا اظہار کیا۔ اگر ہم نے کسی سے ہمدردی کے تعلقات قائم کرنا چاہے۔ اور اس نے دشمنی کے طریق کو اختیار کیا۔ تو اس کے باوجود اللہ کے اس بنیادی حکم میں کہا میرے بندوں سے پیار کرو۔ پیار کرو اور پیار کرو۔ اور میرے لئے ان کے دلوں کو جیتو۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی ہے۔ یہ حکم تو اپنی جگہ پر قائم ہے۔ ... بھی اس دنیا میں آج ایک بات ہوتی ہے۔ کل دوسری رونما ہو جاتی ہے ... کے حالات بدلتے رہتے ہیں۔ اگر کوئی شخص ... نفرت کرتا ہے۔ تو ہمارے دل میں اس کے لئے

رحم پیدا ہوتا ہے۔ اور دل سے اس کے لئے دعائیں نکلتی ہیں۔ ہمیں اپنی کوئی فکر نہیں ہوتی۔ کیونکہ خدائے قادر و توانا ہمارا مونس و مددگار رہے

بڑا عجیب واقعہ

ہے کہنے والے نے یہ کہا کہ خانہ کعبہ کا جو مالک ہے۔ وہ خود اسکی حفاظت کرے گا۔ میرے تو اونٹ گم گئے ہیں۔ مجھے تو ان کی تلاش ہے۔ اس میں ایک بنیادی حقیقت بیان کی گئی ہے۔ چار پانچ دن ہوئے۔ کسی نے اس قسم کی کوئی بات مجھ سے کی (گو انسان پریشان تو ہوتا ہے۔ لیکن کسی احمدی کو اپنا مقام نہیں چھوڑنا چاہیئے۔) چنانچہ میں نے ہنس کر کہا۔ تعبیر اسردیا میں

خانہ کعبہ کی تعبیر

امام وقت ہے۔ میں نے کہا خانہ کعبہ کا مالک خانہ کعبہ کی حفاظت کے سامان آپ کرے گا۔ ہمیں تو ان اونٹوں کی فکر ہے۔ ہمیں تو اس ملک میں بسنے والے لوگوں کی فکر ہے۔ کہ کہیں ان کے لئے شر کے سامان نہ پیدا ہو جائیں۔ اس واسطے گھبرانے کی کوئی وجہ نہیں، اور نہ بہکنے کی کوئی بات ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں فرمایا ہے کہ میرے بندوں سے ہمیشہ حسن سلوک کرتے چلے جاؤ میرے بندوں سے ہمدردی رکھو۔ میرے بندوں کے دل کو مخلصانہ محبت و پیار سے میری خاطر جیتو۔ حقوق العباد کے سلسلہ میں یہ ایک بنیادی حکم ہے۔ اللہ تعالے کے حکم بدلا نہیں کرتے دنیا کے حالات بدلتے رہتے ہیں۔ اس لئے یہ بنیادی حکم بھی نہیں بدلے گا۔ نہ پہلے بدلا ہے۔ اور نہ اب بدلے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے محدود رنگ میں، محدود طریقہ پر اور محدود زندگیوں سے ہمیں یہی نظر آتا ہے۔ گو یہ منظر اتنا روشن نہیں۔ کیونکہ آفتاب رسالت ابھی طلوع نہیں ہوا تھا۔ آنحضرت صلعم مبعوث ہوئے۔ آپؐ کی پاک زندگی کی کوئی مثال نہیں ملتی آپؐ کی زندگی سے بنیادی طور پر یہی مترشح ہوتا ہے۔ کہ آپؐ نے ہر ایک آدمی کا دل پیار اور محبت سے جیتنے کی کوشش کی آپ کی مکی زندگی مظلومانہ زندگی تھی۔ دکھوں کی زندگی تھی۔ غیر اللہ کی پرستش کرنے والوں نے آپ کی بہت مخالفت کی۔ اس کے باوجود آپ اس حقیقت کو نہیں بھولے اور اپنے صحابہ سے بھی یہی فرمایا۔ تمہیں

محبت اور پیار کرنے کا حکم

ہے۔ تمہیں لوگوں سے دشمنیاں رکھنے کا حکم نہیں۔ جن لوگوں نے آپؐ اور آپ کے صحابہؓ کو اڑھائی سال تک شعب ابی طالب میں بھوکا رکھکر مارنے کی کوشش کی تھی۔ آپؐ ان کی چند دن کی بھوک برداشت نہیں کر سکے۔ چنانچہ جب مکہ میں قحط پڑا تو آپؐ نے اُن کے لئے کھانے کا انتظام کیا۔ اب دیکھو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا کتنا حسین پہلو ہے۔ کہ اڑھائی سال یا اس سے کچھ زیادہ عرصہ تک، جن لوگوں نے آپؐ کو بھوکا مارنے کی کوشش کی تھی۔ آپؐ ان کی ایک دن کی بھوک برداشت نہیں کر سکے۔ اور جتنی جلدی ممکن ہو سکتا تھا۔ ان کی بھوک دور کرنے کیلئے خوراک کا انتظام فرمایا۔ یہ ایک عظیم مثال ہے۔ اس قسم کی مثال دنیا کی تاریخ میں کہیں نظر نہیں آتی۔ آپؐ کے صحابہ نے بھی کسی سے دشمنی نہیں کی۔ وہ دنیا میں پھیلے ایک طرف ترکی سے آگے پولینڈ تک چلے گئے۔ دوسری طرف اسپین سے نکل کر فرانس کے اندر چلے گئے۔ ادھر صحراء کو عبور کر کے مغربی افریقہ کے ساحلوں تک پہنچ گئے۔ جزائر میں پہنچ گئے سمندر کی موجیں اُن کا راستہ نہ روک سکیں۔ اور نہ صحراء اور پہاڑ ان کے راستے کی روک بنے۔ وہ پہاڑوں کو پھلانگتے ہوئے۔ صحراؤں میں ہوتے ہوئے۔ اور سمندروں میں تیرتے ہوئے۔ دور دراز ملکوں میں پہنچ گئے۔ وہ اپنے ساتھ ہر جگہ بنی نوع انسان کیلئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا محبت اور پیار کا پیغام لے کر گئے۔ اور ہر جگہ کامیاب رہے۔ چنانچہ دنیا کی تاریخ، بنی نوع انسان کی تاریخ، حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اس وقت تک کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ پیار اور محبت کبھی ناکام نہیں ہوئے۔ نفرت اور دشمنی ہی ناکام ہوتی رہی ہے۔ خدا کا یہ قانون ہے۔ آج نہیں تو کل، کل نہیں تو پرسوں آخر کار محبت کامیاب ہوگی۔ اور نفرت اور دشمنی ناکام ہوگی۔

غرض جن لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے محبت کو قائم کیا ہے۔ ان کی ناکامی کا تصور دراصل بنی نوع انسان کی تاریخ کو بھلا دینے کے مترادف ہے۔ ہمیں یہ ساری باتیں ہر وقت پیش نظر رکھنی چاہئیں۔ ہمیں بنی نوع انسان سے ہمدردی کرنے کا حکم ہے۔ ہمیں اس مقام پر کھڑا کیا گیا ہے۔ جہاں انسانی تاریخ میں کسی مقام پر ناکامی نہیں ملتی۔ اسی واسطے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ کہ میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے۔ جس کی سرشت میں بنی نوع انسان کے لئے محبت اور پیار کا خمیر ہوتا ہے۔ اس کی سرشت میں ناکامی کا خمیر ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ محبت اور پیار کبھی ناکام نہیں ہوئے۔ اس لئے جس قسم کے حالات بھی ہوں۔ فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بعض دفعہ اکا دکا دوست یا بعض بچے، یا بعض دوست جو نئے نئے جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔ اور ہماری روایات کو پوری طرح نہیں سمجھتے۔ وہ گھبرا جاتے ہیں۔ جو دوست اپنی روایات سے واقف ہیں۔ ان کو یہ کہنے کی مجھے اس لئے ضرورت نہیں کہ وہ ان باتوں کو جانتے ہیں۔ پس حالات خواہ کچھ بھی ہوں۔ تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہیں بنیادی طور پر یہ حکم دیا گیا ہے کہ محبت اور پیار اور ہمدردی سے بنی نوع انسان کا دل اپنے رب اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتو۔ یہ ایک بنیادی حکم ہے۔ اس کو کبھی نہ بھولو! ہمیں خدا تعالیٰ نے بشارتیں دی ہیں کہ اسلام کو احمدیت کے ذریعہ عالمگیر غلبہ نصیب ہوگا۔ لیکن اس کے علاوہ عقلی دلیل یہ ہے کہ دنیا کی تاریخ ہمیں کوئی مثال نہیں بتاتی جہاں محبت اور پیار ناکام ہو اور نفرت اور دشمنی کامیاب ہوئی ہو۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں حقائق زندگی اور حقائق پیدائش عالمین سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان تمام برکات کا ہمیں بھی وارث بنائے۔ جنہیں صحابہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سید و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے حاصل کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہماری زندگیوں کو بھی خوشحال اور مسرور بنا دے آمین

اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۸ جون مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کی بیٹی عزیزہ بشریٰ بیگم کے نکاح کا اعلان عزیزم منور احمد صاحب واقف زندگی ابن مکرم ظہور حسن صاحب دانی لبنہ ضلع رائے پور کے ساتھ مبلغ ۱۰۰۰ روپیہ حق مہر پر کیا

تمام احباب جماعت سے اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار سید عبدالکریم کنڈیا ضلع مونگیر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفرِ یورپ کے کوائف

لندن سے لیک ڈسٹرکٹ کو روانگی - اللہ تعالیٰ کی طرف سے معجزانہ حفاظت

احباب جماعت کے نام محبت بھرا سلام

(محترم مکرم و فلیسر چودھری محمد علی صاحب ایم اے)

محترم چوہدری محمد علی صاحب ایم اے لندن سے اپنے خط بنام محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی ربوہ محررہ ۱۷/جولائی ۱۹۷۳ء میں رقمطراز ہیں۔
پہلی رپورٹیں ۱ و ۲ ۷۳-۷-۱۵ کی رات تک کی ارسال کردہ تھیں موجودہ رپورٹ ۳ ۷۳-۷-۱۶ سے لے کر ۷۳-۷-۱۷ کی شب تک کی پیش خدمت ہے۔ (ایڈیٹر)

رپورٹ ۳

لیک ڈسٹرکٹ کو روانگی

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مع حضرت بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ لیک ڈسٹرکٹ کے لئے دعا کے بعد روانہ ہوئے۔ جملہ افراد قافلہ کے علاوہ قافلے میں محترم امام بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن و مبلغ انچارج برطانیہ۔ اور مکرم ڈاکٹر سید ولی احمد شاہ صاحب بھی شامل تھے۔ حضور کی کار کو چلانے کا شرف محترم امام بشیر احمد صاحب رفیق کو حاصل ہوا۔ دوسری کار کو جو ان کی اپنی ہے۔ سید ولی احمد شاہ صاحب ڈرائیو کر رہے تھے۔ ایک تیسری کار میں ۱۱۴ میل تک مشایعت کے لئے مندرجہ ذیل نوجوان اپنے پیارے اور محبوب آقا کی خدمت میں حاضر رہے ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نائب امام۔ مکرم عبد الوہاب بن آدم صاحب (آف گھانا) نائب امام۔ مکرم خالد اختر صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لندن۔ مکرم ہدایت اللہ صاحب بنگو آف ماریشس۔ مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب۔ مکرم خواجہ رشید الدین صاحب قمر مکرم محمد اسلم صاحب جاوید۔ مکرم عبد الباقی صاحب ارشد۔ روانگی سے ذرا قبل مکرم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب بھی تشریف لے آئے اور ملاقات اور معانقہ سے مشرف ہوئے روانگی صبح دس بجے بروز پیر ۱۶/۷ محمود ہاؤس سے ہوئی۔ موٹر وے نمبر ۱ پر ۱۱۴ میل کے بعد ایک بجے بعد دوپہر (Ross Serves) راس سروس کے ریسٹورانٹ میں حضور مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ اور خدام نے کھانا تناول فرمایا۔ کھانے میں صرف مچھلی اور سبزیات وغیرہ تھیں۔ دو بجے روانگی ہوئی۔ روانگی سے قبل حضور نے Escort کرنے والے خدام کے ساتھ فوٹو لئے جانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اور ان سب کو فرداً فرداً مصافحہ سے نوازا۔ اور سب کو چاکلیٹ کے پیکٹ مرحمت فرمائے۔ نیز مسکرا کر فرمایا کہ ان پیکٹوں پر ان کے ہاتھ افراد خاندان کا نام بھی لکھا ہوا ہے۔

پونے تین بجے ایک ذیلی سڑک کے راستے موٹر وے (M.6) نمبر ۶ کی طرف روانگی ہوئی۔ موٹر وے عام سڑکوں سے مختلف قسم کی سڑک ہوتی ہے۔ یہ چھ لین کی نئی قسم کی شاہراہ ہوتی ہے جس پر کہیں رُکنا نہیں پڑتا۔ اس کو کراس کرنے والی سڑکیں اس کے اوپر سے گزر جاتی ہیں۔ اور ٹریفک بہت تیز رفتاری کے ساتھ رواں دواں رہتا ہے۔ تھوڑے تھوڑے وقفہ پر سڑک کے دونوں طرف ٹیلیفون کا انتظام ہوتا ہے۔ تا حادثے وغیرہ کی صورت میں پولیس سے فوری طور پر رابطہ قائم کیا جا سکے۔ اسی طرح متفقہ وقفے کے بعد ریسٹورنٹ ہوتا ہے جو عموماً سڑک کے آر پار گویا سڑک کی بالائی منزل پر ہوتا ہے۔ نیچے ہر دو طرف پٹرول، کتب، رسالوں اور دیگر ضروریات زندگی کا پورا انتظام ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے معجزانہ حفاظت

پونے تین بجے Word well swadline پہنچے۔ سڑک بائیں جانب معمولی مرمت ہو رہی تھی۔ ایک بہت بڑے ٹرک نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی کو کراس کیا اور غالباً اس کے پہیے سے لگ کر پتھر کا کوئی ریزہ سامنے کی سکرین پر لگا۔ اور سکرین پر ہزاروں کی تعداد میں مختلف النوع لکیریں۔ اور دائرے اور قوسیں نمودار ہو گئیں۔ یعنی شیشہ ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو گیا۔ لیکن چونکہ یہ حفاظتی شیشہ یعنی سیفٹی گلاس ہوتا ہے۔ اس لئے ٹوٹ تو گیا۔ لیکن بکھرا نہیں۔ پھر بھی شیشے کے باریک اور مہین ریزے اُڑ کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کے کپڑوں پر گرے یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوا کہ حضور اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا اور اس کار میں بیٹھنے والے سبھی معجزانہ رنگ میں محفوظ رہے الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کا ایک پہلو یہ بھی تھا کہ اگر یہی حادثہ ڈیل کے آباد قصبے کی بجائے جہاں مرمت وغیرہ کی سب سہولتیں حاصل تھیں کسی اور جگہ ہوتا۔ تو خاصی کوفت ہوتی۔ شہر میں بھی حادثہ Bia clock garage کے متصل ہوا۔ Cano(2/d) کے ماڈل کار شیشہ بھی فوراً مل گیا۔ اور عجیب بات یہ ہوئی کہ جس دکان پر یہ شیشے بکتے ہیں۔ اس میں اتفاق دو شیشوں سے زیادہ کا سٹاک نہ تھا۔ اس دکان پر جس وقت ہمارا فون پہنچا کہ ہمیں ایک شیشے کی ضرورت ہے تو اس وقت دو گاہک موجودہ دو شیشوں کو خریدنے کے لئے پہلے ہی موجود تھے۔ لیکن دکاندار نے خود ہی ایک گاہک سے معذرت کر دی۔ اور شیشہ اس کے بجائے ہمیں دے دیا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو یہاں یقیناً بہت دیر ہو جاتی۔ چار بجے شام کار ٹھیک ہو گئی۔

گرینج ہوٹل

یہاں سے روانہ ہو کر موٹر وے نمبر ۶ لندن سے ۱۵۱ میل کے فاصلے پر ROSS SERVICES کے ریسٹورنٹ پر چائے پی یہاں سے چھ بجے روانہ ہو کر ۸½ بجے شام گرینج ہوٹل پر پہنچ گئے۔ حضور نے راستے میں ارشاد فرمایا تھا کہ ہوٹل کو فون کر دیا جائے کہ شاید دیر سے پہنچیں۔ کھانے کا وقت تو ختم ہو چکا تھا۔ لیکن ہمارے لئے انہوں نے انتظام کر دیا۔ یہاں شام کا کھانا غروب آفتاب سے قبل کھا لیتے ہیں۔ حضور کی طبیعت پر سفر کی تکان کا بہت اثر تھا۔ اور حضور ضعف محسوس فرما رہے تھے۔ ہوٹل سمندر کے کنارے واقع ہے قریب کے قصبے کا نام بھی Grange on Sands ہے۔ ہوٹل میں حضور کے کمرے کا نمبر ۲۴ ہے ہر کمرے میں بائیبل انگریزی زبان میں ترجمہ شدہ رکھی ہوئی ہے۔ انشاء اللہ جلد ہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کوششوں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتِ احمدیہ کو یہ فخر حاصل ہوگا کہ ہر ایسے مقام پر جہاں مسافر ٹھہرتے ہیں۔ قرآن کریم کے آداب اور تقدس کو ملحوظ رکھتے ہوئے، ہر شخص کے لئے قرآن کریم کا ایک نسخہ مع ترجمہ دستیاب ہوگا۔

۱۷/جولائی ۱۹۷۳ء

گیارہ بجے صبح بروز منگل ہوٹل سے سیر کے لئے روانہ ہوئے۔ دوپہر کا کھانا (Nowly Bridge) کے قریب Swan Hotel میں تناول فرمایا۔ گراس میر میں جہاں ولیم ورڈز ورتھ انگریزی زبان کا مشہور شاعر مدفون ہے۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے Souvenir خریدنے کے لئے جس دکان میں قدم رنجہ فرمایا۔ یہ وہی دکان تھی جس کے مالک نے ۱۹۶۷ کے سفر کے موقع پر بے وقت ہونے کے باعث ہم خدام کے اصرار کے باوجود دکان کا دروازہ کھولنے سے انکار کر دیا تھا۔ لیکن جب حضور پر نور ایدہ اللہ الودود کے رُخ مبارک کو دیکھا تو فوراً احترام کے ساتھ دروازہ کھول دیا۔ اور کہا تھا کہ آپ کے لئے یہ پابندی نہیں۔ اب پھر دکان کے معمر مالک نے حضور کو پہچان کر اسی ادب و احترام کا مظاہرہ کیا۔ اور پچھلی بار کی کچھ تفاصیل بھی بتائیں۔ حضور پونے تین بجے شام سے سوا تین بجے تک یہیں تشریف فرما رہے۔ مالک دکان نے کپڑا بُننے کی کھڈی جس میں انواع اقسام کا اونی کپڑا بنا جاتا ہے، چلا کر دکھائی۔ جس

کو دیکھ کر حضور بہت محظوظ ہوئے۔ وکان کا نام Chris Reekil ہے۔ شام کو چار بجے چائے Lodgedale ہوٹل میں نوش فرمائی۔ پہلے سفر پر بھی حضور دو دفعہ یہاں تشریف لائے تھے۔

حضور کی صحت

حضور نے شام کو پھر فرمایا کہ "تھکن اور کمزوری محسوس ہو رہی ہے۔ رات کا کھانا بھی حضور نے تناول نہیں فرمایا۔

رپورٹ نمبر ۴

۱۸ر جولائی ۱۹۷۳ء

اس صبح کو بھی حضور آرام فرما رہے ہیں، احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے پیارے آقا اور مطاع کی کامل صحت اور درازی عمر کے لئے درد دل سے دعائیں کرتے رہیں، کہ اللہ تعالےٰ ہمارے لیے اور ساری بنی نوع انسان کیلئے، حضور کا بابرکت وجود پوری صحت کے ساتھ ہمارے درمیان قائم رکھے۔ اور حضور کی عظیم قیادت میں اسلام واحمدیت اپنی پوری شان اور آب وتاب کے ساتھ دلوں میں قیامت تک کے لئے جاگزیں ہو جائے۔ آمین

محبت بھرا سلام

حضور تمام احباب جماعت اور بہنوں اور بچوں کو محبت بھرا سلام بھجواتے ہیں۔

آج دوپہر کا کھانا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے Ambleside میں پارک ہوٹل میں تناول فرمایا۔ گرینج ہوٹل میں کمروں کی بکنگ قریب الاختتام ہے لیک ڈسٹرکٹ میں قیام کے باقیماندہ عرصے کیلئے بکنگ پارک ہوٹل میں کی گئی ہے۔ اس عمارت کو مرمت وغیرہ کے بعد ہوٹل میں تبدیل کیا گیا ہے۔ پہلے یہاں Knitting Factory ہوا کرتی تھی

آج ایک بجکر پچاس منٹ پر مکرم مرزا انس احمد صاحب آکسفورڈ سے تشریف لے آئے۔ اور پارک ہوٹل میں جہاں حضور صاحبزادہ صاحب کے منتظر تھے۔ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور نے صاحبزادہ صاحب کو بعض ہدایات سے نوازا اس کے بعد Kirkstone Pass میں جو ایک پہاڑی مرائے ہے۔ اس راستے حضور سیر کے لئے تشریف لے گئے، یہ وہی سرائے ہے جس کے مالکوں نے ۱۹۶۷ء کے سفر کے موقع پر حضور کا نہایت مؤدبانہ انداز میں استقبال کیا تھا۔ اور الوداع کہنے کیلئے تمام کاروبار چھوڑ کر، سرائے سے باہر آ گئے تھے۔ حضور ان سے دوبارہ ملنے کے متمنی تھے۔ سرائے پر پہنچ کر پتہ چلا کہ اس کے پرانے مالک جا چکے ہیں۔ اور ان کی جگہ نئی انتظامیہ کام کر رہی ہے۔ کیفے پر اب گاہکوں کی ریل پیل پہلے سے زیادہ تھی۔ یہاں سے چل کر نہایت پُر فضا علاقے جو جھیل Ullswater (الز واٹر) کے گرد واقع ہے، میں سیر کی اور پھر Pooley Bridge کے قریب ایک ہوٹل میں جس کا نام Chalet at Pooley Bridge ہے تشریف لے گئے۔ یہ ہوٹل تو بند ہو چکا تھا۔ لیکن اس کے مالک اور مالکہ نے نہایت ادب واحترام سے حضور کا استقبال کیا اور چائے پیش کی باہر سے دیکھا دیکھی ایک ادر گروپ جس میں ایک میاں بیوی ہم لوگوں کے ساتھ چائے کی تلاش میں تھے۔ ہوٹل کے اندر آ گئے۔ اور خاصی انتظار کے بعد ایک ایک کر کے بڑی برہمی کے عالم میں چلے گئے۔ لیکن مالک اور مالکہ نے ان کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ یہاں پر یہی طریق ہے کہ وقت ختم ہو جانے پر اپنا کاروبار بند کر دیتے ہیں۔ ہوٹل سے روانگی کے وقت حضور نے ہوٹل کے مالک اور مالکہ پر اظہار خوشنودی فرمایا۔ اور اُن کے ننھے بچے کو خاص شفقت سے نوازا۔ جب حضور گاڑی میں بیٹھنے لگے تو مالکہ Visitors book لے آئی، اور حضور سے عرض کی کہ اس میں اپنا دستخط ثبت کر دیں۔ چنانچہ حضور نے اسکی درخواست کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے۔ اس پر دستخط درج فرمائے واپسی کینڈال کے راستے ہوئی راستہ نہایت خوبصورت تھا۔ اور لینڈ سکیپ بھی لیک ڈسٹرکٹ سے ذرا مختلف تھی۔ وادی بھی یہاں کھل جاتی ہے۔ اور راستہ ایک مقام پر M-6 کے پاس سے گزر جاتا ہے۔ موسم بہت خوشگوار رہا، یہ بھی اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ حضور کی انگلستان میں تشریف آوری کے ساتھ لمبے عرصے بعد بارشیں ہو گئیں۔ حضور لنڈن میں تھے تو بارشیں Midlands میں ہو رہی تھی۔ لیک ڈسٹرکٹ میں تشریف لائے تو لنڈن میں بارشیں شروع ہو گئیں۔ فضا میں خاص خنکی ہے اور کبھی کبھی اوورکوٹ پہننے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ شام کو سات بجے ہوٹل میں واپسی ہوئی آج پھر حضور نے رات کا کھانا تناول نہیں فرمایا۔

حضور کی صحت پہلے سے اچھی ہے احباب حضور ایدہ اللہ اور بیگم صاحبہ سلمہا کی صحت، درازی عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کریں۔

حضور احباب جماعت بہنوں بھائیوں اور بچوں کو محبت بھرا اسلام بھجواتے ہیں۔

درخواستہائے دُعا

(۱) مکرم نثار احمد صاحب ابن سیٹھ محمد احمد صاحب کی والدہ محترمہ کی شفایابی اور اُن کے کاروبار میں برکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (مینیجر بدر قادیان)

(۲) خاکسار ایک غریب اور بے کار لڑکا ہے۔ غربت کے باعث آگے پڑھ نہیں سکتا نوکری کی تلاش میں ہوں۔ تمام احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ خاکسار کے لئے روزگار کے سامان پیدا کرے اور خاکسار کے والدین کو صحت وسلامتی کی لمبی عمر فرمائے۔ خاکسار بدرالدین ڈار آسنور

(۳) میری بڑی لڑکی بُشریٰ بیگم عرصہ تین ماہ سے علیل ہے۔ ایک ہفتہ سے حالت تشویشناک ہو گئی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اسکی صحتیابی کیلئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار بشیر احمد پربھنی مہاراشٹرا

(۴) برادرم سید محمد سرور صاحب ان دنوں تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ مقامی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

احباب جماعت سے عاجزانہ طور پر درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ برادر موصوف کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

خاکسار۔ سید شاہد احمد حال مقیم مونگھیر

(۵) ۵ر جولائی سے بی۔ایس۔سی فائینل کا امتحان شروع ہے میں امتحان دے رہا ہوں۔ میری نمایاں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ سید احمد معرفت ڈاکٹر شمیم احمد صاحب کارہ

مدینۃ المسیح قادیان کا ہفتہ

(۱) ماریشس کے دو طالبعلم ۱۹۷۳-۷-۶ کو بعد از زیارت مقامات مقدسہ روانہ ہو گئے۔ (۲) مکرم ذکر اللہ ایوب صاحب افریقی ۱۹۷۳-۷-۳ کو قادیان آئے۔ مورخہ ۱۹۷۳-۷-۶ کو دہلی کے لئے قادیان سے روانہ ہو گئے۔ ۱۹۷۳-۷-۱۳ کو دہلی سے قادیان آئے اور ۱۹۷۳-۷-۱۵ کو کشمیر کے لئے روانہ ہو گئے (۳) مکرم ڈاکٹر یونس احمد صاحب مورخہ ۱۹۷۳-۷-۸ کو امرتسر میں محترمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری فیض احمد صاحب کی بیمار پرسی کیلئے جاگیپور سے تشریف لائے۔ مورخہ ۱۹۷۳-۷-۹ کو قادیان آئے اور اگلے روز واپس جاگیپور تشریف لے گئے۔ (۴) محترمہ بیوہ مرحوم عبدالرحیم صاحب ملکانہ جگر کی خرابی اور دوسرے عوارض کے سبب مورخہ ۱۹۷۳-۷-۱۰ کو وی۔ جے ہسپتال امرتسر میں گئیں۔ اور ۱۹۷۳-۷-۱۲ کو قادیان واپس آ گئیں۔ حالت تشویشناک ہے دعا کی درخواست ہے (۵) مورخہ ۱۹۷۳-۷-۱۰ کو محمد عبداللہ صاحب بہیب خواجہ عبدالستار صاحب کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ اللہ تعالیٰ والدین کے لئے قرۃ العین بنائے (۶) قادیان ۱۵ ظہور احمدیہ صوبائی کانفرنس کانپور میں شرکت کے بعد قریب کی جماعتوں میں چند روز قیام کرنے کے بعد مورخہ ۱۹۷۳-۷-۱۲ کو مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل ۱۹۷۳-۷-۱۳ کو مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغین سلسلہ قادیان پہنچے ہر دو مبلغین کرام سرینگر کانفرنس میں شرکت کے لئے آج یہاں سے روانہ ہو گئے۔ (۷) مورخہ ۱۹۷۳-۷-۱۳ کو مکرم مولوی سراج الحق صاحب انسپکٹر بیت المال (جنوبی ہند) سلسلہ کے کام سے قادیان پہنچے۔

منظوری انتخاب عہدیداران

(۱) مکرم قریشی محمد شفیع صاحب عابد انسپکٹر تحریک جدید کی نگرانی اور زیر صدارت مکرم معشوق احمد صاحب جماعت احمدیہ طاہر کوٹ کا انتخاب عمل میں آیا۔ اور اتفاق رائے سے مکرم محسن خان صاحب بطور صدر منتخب ہوئے۔

(۲) مکرم مولوی ابوالوفا صاحب مبلغ انچارج سلسلہ احمدیہ کرالہ کی رپورٹ کی روشنی میں جماعت احمدیہ کالیکٹ کے صدر صاحب کی بعض مصروفیات کی وجہ سے اسی جماعت میں ایک وائس پریذیڈنٹ کا انتخاب عمل میں آیا۔ اور مکرم ایم۔ پی کٹی صاحب کو اتفاق رائے سے وائس پریذیڈنٹ منتخب کیا گیا۔ تاکہ صدر صاحب کی عدم موجودگی میں نائب صدر جماعتی امور سر انجام دے سکیں۔

لہٰذا نظارت ہٰذا بعد ضروری کارروائی مندرجہ بالا انتخابات کی ۳۰-۴-۷۴ تک منظوری دیتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان نئے عہدیداران کو یہ عہدہ مبارک کرے۔ اور اخلاص سے خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔

(۱) صدر جماعت احمدیہ طاہر کوٹ — مکرم محسن خان صاحب
(۲) نائب صدر جماعت احمدیہ کالی کٹ — " ایم۔ پی کٹی صاحب
(M.P KOYATTY.S,L)

ناظر اعلیٰ قادیان

مدراس میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا ورودِ مسعود

مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس

یہ اللہ تعالیٰ کا محض فضل و احسان ہے کہ احباب جماعت احمدیہ مدراس کو سیدی حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ سے ملاقات کرنے اور آپ کے زرّیں نصائح سے مستفید ہونے کی توفیق ملی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ

مدراس میں تشریف آوری اور استقبال

مورخہ ۱۲ وفا ۱۳۵۲ ہش بروز ہفتہ شام کے ۷ بجے بنگلور سے سیدی المحترم حضرت صاحبزادہ صاحب یہاں تشریف لے آئے۔ آپ کے استقبال کے لئے اکثر احباب جماعت پھولوں کے ہار لے کر ریلوے اسٹیشن پر منتظر تھے۔ تمام احباب سے معانقہ و مصافحہ کے بعد آپ مکرم مولوی کمال الدین صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے جہاں ایک دن آپ کی رہائش کے لئے انتظام کیا گیا تھا۔

دوسرے دن صبح دس بجے کے قریب مکرم مولوی کمال الدین صاحب کے نئے مکان کا سنگِ بنیاد رکھنے کے لئے آپ احباب جماعت کی معیت میں تشریف لے گئے۔ سنگِ بنیاد اور اجتماعی دعا کے بعد واپس تشریف لائے۔ اس کے بعد بہت دیر تک احباب جماعت سے انفرادی طور پر ملاقات فرماتے رہے۔

اس کے بعد مکرم محمد رفیق صاحب نائب صدر کے مکان پر تشریف لے گئے۔

تربیتی اجلاس

بعد نماز عصر محترم حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کی زیر صدارت مکرم ڈاکٹر میران شاہ صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ اجلاس کی کاروائی شروع ہوئی۔ مکرم محی الدین علی صاحب صدر جماعت اور مکرم محمد رفیق صاحب نائب صدر نے علی الترتیب تامل اور اردو میں تقریریں کیں اس کے محترم صاحب صدر نے اپنی تقریر شروع فرمائی۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کی تقریر

آپ کی تقریر نہایت پُر اثر اور ایمان افروز تھی۔ احمدیوں اور غیر احمدی حاضرین کے ازدیادِ علم کا باعث تھی۔

آنمحترم نے سب سے پہلے احباب جماعت سے ایک سال کے بعد پھر ملاقات کی توفیق ملنے پر اپنی خوشی کا اظہار فرمایا اس کے بعد مدراس میں مسجد کی تعمیر اور تامل رسالہ کی اشاعت کے بارے میں اپنے زرّیں خیالات کا اظہار فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے مختلف تربیتی امور کے بارے میں نہایت مؤثر رنگ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ اب ہماری حالت وہ نہیں جو پہلے تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب ہماری حالت بہت مضبوط ہو چکی ہے تعداد کے لحاظ سے بھی اور سالانہ بجٹ کی حیثیت سے بھی ہم خدا تعالیٰ کے افضال اور برکات کو واضح طور پر دیکھ رہے ہیں۔

ابتدائی زمانوں میں ہم بہت کمزور تھے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکیلے تھے آپ کو جاننے والا کوئی نہیں تھا جیسا کہ آپ نے خود فرمایا۔ ؎

میں تھا غریب و بےکس و گمنام و بےہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

اسی ضمن میں آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی قادیان میں پہلی دفعہ تشریف آوری کا تفصیل سے ذکر فرمایا اور بتایا کہ ...

لیکن اس حالت کے مقابلہ میں آج ہم بین الاقوامی حیثیت کے مالک ہو چکے ہیں دنیا کی بڑی بڑی یونیورسٹیوں میں احمدیت کے بارے مقالے لکھے جاتے ہیں۔ چنانچہ دنیا کی ایک مشہور امریکن یونیورسٹی میں احمدیت کے متعلق P.H.D کے لئے مقالہ لکھا جا رہا ہے۔

اسی طرح ایک یونیورسٹی کے پروفیسر کے ذمہ ہندو مذہب، بدھزم اور احمدیت کے بارے تحقیق کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔ چنانچہ وہ خود ربوہ اور قادیان تشریف لائے تھے۔ اس ضمن میں آپ نے بہت ہی ایمان افروز اور دلچسپ واقعات سنائے۔ اور فرمایا کہ جب باہر رہنے والے اردو زبان اس لئے سیکھ رہے ہیں کہ احمدیت کی تحقیق کی جائے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا خود مطالعہ کریں۔ تو آپ لوگوں کو جنہیں احمدیت کی آغوش میں جگہ ملی ہے۔ اردو سیکھنے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات سے پوری طرح بہرہ ور ہونے کی ضرورت ہے۔ جب تک آپ صحیح معنوں میں اردو زبان نہیں سیکھیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ نہیں کر سکتے۔ جب تک یہ نہ ہو آپکو احمدیت کی حقیقت اور جو روحانی انقلاب احمدیت کے ذریعہ رونما ہونے والا ہے اس سے پوری طرح واقفیت حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب آپ کے اندر اتنی قابلیت پیدا ہو جائے کہ مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھ سکیں۔ تب ہی آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صحیح معنوں میں پہچان سکتے ہیں۔

جب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے تھے۔ تو اس وقت مسلمانوں نے آپ سے یہ عہد کیا تھا کہ صرف مدینہ میں آپ کی حفاظت کا وہ ذمہ لیتے ہیں۔ اس وقت وہ لوگ حقیقتِ محمدی سے ناآشنا تھے۔ لیکن جب وہ مقام محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے شناسا ہوئے تو ایک موقعہ پر انہوں نے برملا کہا کہ ہم آپ کے آگے بھی لڑیں گے پیچھے بھی لڑیں گے۔ آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی۔ اور آپ تک کوئی نہیں پہنچ سکتا جب تک ہماری لاشوں کو روندتے ہوئے نہ جائے خواہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں۔

یہ جذبہ فدائیت حقیقتِ محمدی سے آشنا ہونے کے بعد ہی پیدا ہوا۔ اسی طرح جب تک آپ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پوری طرح آشنا نہ ہوں گے۔ وہ فدائیت، عشق و محبت پیدا نہ ہوگی جو ہونا چاہیئے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا بھی تھا۔ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتابوں میں اُن کے نام بھی درج کئے تھے۔ جنہوں نے اشاعت اسلام کے لئے چار چار آنہ آٹھ آٹھ آنے دیئے تھے۔ اور جب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مذکورہ کتابیں شائع ہوتی رہیں گی اُن کے نام بھی شائع ہوتے رہیں گے۔ گویا کہ ان کے نام ہمیشہ کے لئے زندہ جاوید ہو گئے ہیں۔

لیکن اس کے مقابل پر احمدی ہر سال ہزاروں روپے اشاعتِ اسلام میں ادا کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ مغربی افریقہ میں ایک ہی عورت نے ۱۰ ہزار پاؤنڈ یعنی قریباً ایک لاکھ اسی ہزار روپے خرچ کر کے ایک مسجد تعمیر کروائی۔ اور اسے جماعت کے حوالہ کر دیا۔ ایسی بیسیوں مثالیں میں آپ کو بتا سکتا ہوں۔ گویا کہ آجکل ہم دنیاوی طور پر ترقی کے منازل طے کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی برکات اور اس کے افضال بارش کی طرح نازل ہوتے ہوئے ہم دیکھ رہے ہیں۔

دنیا میں آجکل مختلف قسم کے فسادات ہوتے ہیں۔ زلزلے آتے ہیں اور دیگر قسما قسم کے عذاب نازل ہوتے ہیں۔ جن میں ہزاروں لاکھوں افراد لقمۂ اجل ہو رہے ہیں۔ لیکن ہر موقع پر خدا تعالیٰ احمدیوں کو بچاتا رہا ہے۔

محض اس وجہ سے ہے کہ ہم کو خدا تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل اور امام وقت کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے اس لئے ہمیں چاہیئے کہ اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا کے مطابق شکر خداوندی کے لئے آستانۂ الوہیت پر جھکے رہیں

حضرت صاحبزادہ صاحب کی یہ تقریر عشق خداوندی اور عشق محمد صلعم میں ڈوبی ہوئی تھی۔ حاضر مجلس غیر احمدی احباب بھی تقریر اور اس کی روانی کو دیکھ کر جھوم اٹھے تھے۔ اور تعریفی کی آواز آتی تھی۔

محترم حضرت میاں صاحب کی تقریر کا تامل میں ترجمہ خاکسار نے سنایا۔ اس کے بعد مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان کی ایک بچی اور بھتیجی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم پڑھ کر سنائی۔

بعد میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے ایک پُرسوز اور لمبی اجتماعی دعا فرمائی۔ دو گھنٹہ کی کاروائی کے بعد یہ جلسہ نہایت خیر و برکت اور کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ

جلسہ میں تمام احمدی مردوں اور مستورات نے شرکت فرمائی نیز زیر تبلیغ احباب بھی شریک ہوئے — مدراس

جماعتہائے اُتّر پردیش کی آٹھویں صوبائی کانفرنس

(بقیہ صفحہ اوّل)

کامیاب ہیں کہ مذہب ایک تعمیری اُصولوں کا نام ہے۔ اور انسان کے اندر صحیح زندگی کی روح پیدا کرتا ہے۔

آپ نے بتایا کہ ہمارا دیش مذاہب کا مارکیٹ ہے۔ اس ماحول میں مذہبی رواداری اور باہم محبت و پیار اور قومی یکجہتی کی اشد ضرورت ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ صرف سیاسی پلیٹ فارم کے ذریعہ ہندوستان میں قومی یکجہتی پیدا نہیں کر سکتے۔ بلکہ مختلف مذاہب کی صحیح تعلیمات اور اصولوں کے ذریعہ ہی امن اور قومی یکجہتی قائم ہو سکتی ہے۔

موجودہ زمانہ کے مسائل کے حل کے لئے اسلامی تعلیمات کی بنیاد پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہندوستان کے رہنے والوں کے سامنے جو تجاویز اور اصول پیش فرمائے ہیں۔ فاضل مقرر نے ان کی تفصیل بیان فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ آج کا یہ جلسہ پیشوایان مذاہب بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

اس مختصر خطاب کے بعد آپ نے محترم صاحب صدر اور تمام حاضرین کی خوش آمدید فرمائی۔

افتتاحی تقریر

اس کانفرنس کے افتتاح کے لئے شری جگت ورشن وائس چانسلر Vice Chancellor ──── صاحب [illegible] یونیورسٹی ہماری دعوت پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپ نے کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا کہ میں سب سے پہلے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ مجھے اس مہان سمیلن کا افتتاح کرنے کی دعوت دے کر میرا اعزاز فرمایا ہے۔ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کو ایک ہی سٹیج پر جمع کر کے [illegible] تبادلہ خیال کا [illegible] اسکی جتنی بھی [illegible] [illegible] ایک [illegible] دیکھیں [illegible] پیدا [illegible] دنیا [illegible] مختلف مذاہب [illegible]

تمدن۔ اور مختلف اصول زندگی یہاں پائے جاتے ہیں۔ ان سب تہذیبوں اور تمدنوں کا ہندوستان ایک گہوارا ہے۔ لیکن ان مختلف تہذیبوں، تمدنوں اور مذہبوں کو ایک ہی دھارے میں بہا کرلے جانے کی کوشش ناکام رہے گی۔ اور ایک ناممکن بات ہو گی۔

ہمارے وچاروں میں انتر اور اختلافات ہو سکتے ہیں۔ ان اختلافات کے باوجود آپس میں اتحاد و اتفاق کی راہ نکالنا ہی ہمارا اصول ہونا چاہیئے۔

آپ نے مختلف مذاہب کو مختلف خوبصورت پھولوں سے تشبیہ دیتے ہوئے کہا کہ ان ہی مختلف پھولوں کے ذریعہ ہی ہمارے دیش کی خوبصورتی قائم ہے۔

آپ نے کہا کہ ہمارا آئین جمہوری آئین ہے۔ لیکن اس کے متعلق غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے۔ اس کے [illegible] لا مذہبیت اور مذہبی دشمنی نہیں ہیں بلکہ آئین نے ہر مذہب والے کو اپنے مذہبی پرچار کی پوری آزادی دی ہے اس لئے کہ بنیادی طور پر کوئی مذہب بھی ظلم و ستم اور غیر اخلاقی تعلیم نہیں دیتا۔ حقیقت میں مذاہب کی تعلیمات پر عمل کرنے سے [illegible] یکجہتی اور پُر امن [illegible] قائم ہو سکتا ہے۔

آپ کی اس پر مغز افتتاحی تقریر کے بعد دیگر تقاریر کا پروگرام شروع ہوا۔

حضرت یسوع مسیح علیہ السلام

پاسٹر آر۔ ایس۔ تھومس نے تقریر کرتے ہوئے۔ سب سے پہلے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ تمام مذاہب کی یہ بنیادی تعلیم ہے کہ تمام عالم کائنات کا خالق و مالک ایک واحد خدا ہے۔ اسی توحید کے ذریعہ تمام مذاہب ایک ہو سکتے ہیں۔ آپ نے بائیبل میں سے مختلف ایڈیشنوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کی بعض تعلیمات پیش کیں۔

آپ کی تقریر کے بعد

حضرت گورو نانک رح

گیانی ہری چرن سنگھ جی نے بتایا کہ انسان کی دینی و دنیاوی بھلائی اور بہبودی کی راہنمائی گورو گرنتھ جی جو حضرت گورو نانک جی کی آتما ہے کرتی ہے اس گرنتھ میں مختلف مذاہب کی تعلیمات کا ذکر ہے گورو نانک جی نے واہ گورو اور گورو گوبند سنگھ جی نے خالصہ کا شبد دیا ہے واہ گورو کے معنے ہیں اندھکار میں پرکاش کرنے والے خدا کی فتح ہو حقیقت میں ہر مذہب کا مقصد بھی یہی ہے۔

آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں کہا کہ تمام مذاہب کو ایک سٹیج پر اکٹھے کرنے کی جو کوشش جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ وہ صحیح معنوں میں شری گورو نانک جی کا کام ہے۔ میری پرارتھنا ہے کہ جماعت احمدیہ کی یہ کوشش بہت نتیجہ خیز اور کامیاب ثابت ہو۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

محترم مولانا عبد الحق صاحب فضل مبلغ حیدرآباد نے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و سوانح کے متعلق تقریر کرتے ہوئے آپ کی بعثت سے قبل دنیا کی ضلالت گمراہی اور خطرناک حالت پیش کرنے کے بعد آپ کے قائم کردہ روحانی انقلاب کا ذکر فرمایا۔

آپ نے موجودہ زمانہ کے جملہ مسائل کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام نے ان تمام مسائل کا کس رنگ میں دائمی حل پیش فرمایا ہے۔

پیدائش انسانی کی غرض اور اسکی تکمیل کے لئے اسلام نے جو ضابطہ حیات دنیا کے سامنے پیش فرمایا ہے۔ اس کی تفصیل بتا دی

حضرت شری رام جی

ڈاکٹر وشو ناتھ گوہر صدر ڈیپارٹمنٹ آف ہندی ڈی۔ ایس۔ ڈی کالج نے تقریر کرتے ہوئے تمام بنی نوع انسان کو اتحاد و اتفاق اور محبت [illegible] [illegible] دیا۔ آپ نے بتایا [illegible]

کے ذریعہ شری کرشن جی اور شری رام چندر جی نے نہایں پوتر جیون تم کرنے کا مارگ بتایا۔

شری بُدھ جی مہاراج

بھکشو وشدھانند نے بانی بدھ مذہب شری گوتم بدھ کے جیون چرتر اور آپ کے بعض سدھانتوں کو پیش کیا۔ اور آپ نے بھی پیار و محبت اور اہنسا کی راہ اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

صدارتی تقریر

سب سے آخر میں محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ زمانے کے بدلنے کے ساتھ ساتھ انسان کی ضرورتیں بھی بدل جاتی ہیں اور آئے دن نئے نئے مسائل اور نئے نئے حالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ایک زمانہ یہ بھی آیا ہے کہ بعض لوگ سیاسی اغراض کے لئے مذہب کو اس رنگ میں استعمال کرنے لگ گئے۔ جس سے وقتی طور پر ان لوگوں نے فائدہ اُٹھایا۔ لیکن انجام اور اثرات کے لحاظ سے تباہی و بربادی کے موجب بنے رہے۔ اور کروڑوں افراد خاندان بُری طرح متاثر اور مجروح ہو گئے۔

اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ نئی نسل کا اعتقاد مذہب سے اُٹھ گیا اور اب وہ مذہب کی ضرورت کو ہی نہیں سمجھتی۔

ایسے ماحول میں جب کہ چاروں طرف دہریت، الحاد اور لامذہبیت کا دَور دورہ ہے جماعت احمدیہ کی طرف سے مذہب کی حقیقت اور اس کی ضرورت دنیا کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ دنیا میں جہاں جہاں اس کی شاخیں ہیں وہ دیگر تمام مذاہب کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھی کرتی ہیں۔ مذاہب کے نمائندگان اپنے اپنے مذہب کی صحیح تعلیم دنیا کے سامنے پیش کر کے گویا یہ اسی غلط تاثر کو مٹانے کی عملی کوشش کرتے ہیں۔ جو غلط طور پر مذاہب کے بارے میں قائم کر لیا گیا ہے۔

آپ نے بتایا کہ دوسرے مذاہب کو گرا کر اور اس کی توہین کر کے کوئی بھی اپنے مذہب کی عمدگی اور سچائی ثابت نہیں کر سکتا۔ بلکہ اپنے مذہب کی خوبیاں اور تعلیمات پیش کر کے ایک دوسرے [illegible] کا تعارف [illegible]

کرکے باہم محبت و پیار کی فضا پیدا کی جا سکتی ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ آج کے جلسہ کے تمام مقررین نے بھی اسی اصول کو مدنظر رکھا ہے۔ اس سے آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس طرح ایک دوسرے کو قریب سے مطالعہ کرنے پر دلوں کی کدورتیں بہتر طور پر دور ہو سکتی ہیں آپ نے بتایا کہ مذہب کو ماننے والوں کے سامنے آج سب سے بڑا چیلنج لامذہبیت اور دہریت کا ہے۔ دہریت تمام مذاہب کا صفایا چاہتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مذاہب کے ماننے والے ایک ایسی ذہنی کیفیت پیدا کریں جو کہ ان کی آئندہ نسل کے دل سے مذہب کے متعلق پیدا شدہ تعصب اور نفرت ہمیشہ کے لئے مٹ جائے۔

آپ نے اپنی عالمانہ اور قابل توجہ تقریر کے دوران فرمایا کہ صرف مادی ترقی ہی انسان کے لئے کافی نہیں ہوتی۔ بلکہ اسے اخلاقی اور روحانی ترقی کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔ اور یہی چیز اسے دیگر تمام مخلوقات سے ممتاز کرتی ہے۔

ہر مذہب کے ساتھ تعلق رکھنے والے سب سے پہلے اپنے اپنے مذاہب کی تعلیمات کا گہرا مطالعہ کریں۔ اور اس کے مطابق عمل کریں۔ اور ساتھ ہی دوسرے مذاہب اور ان کی تعلیمات کا تعارف حاصل کریں۔ جب تک ہم یہ طریق اختیار نہیں کریں گے۔ ہم کسی لحاظ سے ترقی نہیں کر سکتے۔ فی زمانہ دوسروں کو سمجھنا بڑا ضروری ہے۔

آخر میں محترم حضرت میاں صاحب نے فرمایا کہ ہماری اگلی نسل بہت روشن ہے۔ اس کے اندر تحقیق و جستجو کا خاص رجحان پایا جاتا ہے۔ حق و صداقت قبول کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ کسی بات کو آنکھیں بند کرکے قبول کر لینے کے لئے تیار نہیں۔ ان باتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے اپنے مذاہب کی تعلیمات اور خدا تعالیٰ اور اس کی صفات کا صحیح تصور ان کے ذہنوں میں پیدا کریں۔ اس مثبت طریق کے ذریعہ ہی ان کی طرف تیزی سے بڑھ رہے لامذہبیت کے سیلاب سے انہیں بچایا جا سکتا ہے اس ضمن میں آپ نے جماعت احمدیہ کی عظیم الشان اور کامیاب سرگرمیوں کا خلاصہ بھی پیش کیا۔

شکریہ و دعا

صدارتی تقریر کے بعد مکرم مولانا ایمنی صاحب نے شکریہ ادا کیا۔ اور حضرت صاحبزادہ صاحب کی دعا کے ساتھ کانفرنس کے پہلے دن کا اجلاس نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا اجلاس

اس کانفرنس کے دوسرے دن کا اجلاس بھی زیر صدارت محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مورخہ ۲۸ر جولائی کی شام کے ۴½ بجے منعقد ہوا۔

مکرم محمد انعام صاحب ذاکر کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولانا شریف احمد صاحب ایمنی صدر مجلس استقبالیہ نے تعارفی تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ آج دنیا سے انسانیت مفقود ہوتی نظر آتی ہے۔ اس انسانیت کے قیام کے ذریعہ ہی امن اور مذہبی دلداری اور اتحاد و اتفاق اور محبت و پیار ہو سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے جماعت احمدیہ کا تعارف بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات ہی سے جماعت احمدیہ کے عقائد پر روشنی ڈالی اور اس کی عالمگیر تبلیغی و اصلاحی سرگرمیوں کی تفصیل بیان فرمائی۔

اس کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔

پرجاپتی برہما

شریمتی کماری آتما انند نے اپنی تقریر میں کہا کہ تمام مذاہب کی بنیاد ایک ہی ہے۔ اور سب ایک ہی تعلیم دیتے ہیں۔ ایک ہی وجود (خدا) کو مختلف ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔ ایک ہی پتا کے ہم سب بچے ہیں۔ اس لئے ہم سب بھائی بھائی ہیں۔ یہ دنیا دار العمل ہے۔ ہم سب کا دائمی گھر دوسرا ہے۔ جس کو دار الجزاء کہتے ہیں۔ ہم سب کو مل کر اس دائمی گھر کی بیاترا کی تیاری کرنی چاہیئے۔ اس کام کی تکمیل کے لئے خدا کی طرف سے انبیاء وغیرہ آتے ہیں۔

حضرت شری کرشن جی

یہاں کے ایک مشہور ایڈووکیٹ شری بابو لعل مصرا نے سب سے پہلے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔ اور کانفرنس کے انعقاد پر مبارک باد دی اس کے بعد شری کرشن جی کی آمد اور آپ کی تعلیمات پر روشنی ڈالی

اس کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے حضرت کرشن اول اور حضرت کرشن ثانی کی مدح میں ایک نظم پڑھ کر سنائی۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام

خاکسار نے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے متعلق تقریر کرتے ہوئے۔ آپکی آمد کے وقت کے حالات۔ علامات۔ کارنامے وغیرہ کے بارے میں سابقہ کتب کے حوالوں کی روشنی میں حضرت امام مہدی کی آمد ثابت کی اس کے بعد آپ کی صلح کن تعلیمات اور جماعت احمدیہ کے عظیم الشان کارناموں پر روشنی ڈالی

سوامی مہاویر

شری اندر جیت جین ایڈووکیٹ نے جین مت کے بارے میں مختصر خطاب فرمایا۔

صدارتی تقریر

آخر میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں بتایا کہ اس جلسہ کا اختتام کرنے سے قبل یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ ہر مذہب کے ساتھ تعلق رکھنے والے اپنے اپنے مذاہب کی صحیح تعلیم کو اپنانے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں ہر مذہب کی یہ تعلیم ہے کہ انسان انسان کے ساتھ تو محبت کرے کسی سے نفرت ناراضگی اور تعصب کا اظہار نہ کرے۔ ہر مذہب والے نے اپنے اپنے مذہب کی تعلیم نہایت عمدگی سے یہاں پیش کی ہے۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ انہیں عملی زندگی میں بھی اپنایا جائے۔

آپ نے بتایا کہ بانی جماعت احمدیہ نے اپنی جماعت کو یہ تعلیم دی ہے اور یہ حکم دیا ہے کہ اپنے ہمسایہ کے ساتھ خواہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو، خلوص و محبت کا سلوک کریں۔ مصیبتوں کے دنوں میں اس کے کام آئیں۔ اس کی جائز ضروریات کا خیال رکھیں۔ چنانچہ جماعت احمدیہ نے ہمیشہ اس تعلیم پر اور حکم پر عمل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور اس سلسلہ میں قربانیوں کا بہترین نمونہ پیش کرتی رہی ہے۔

ایک خدائے واحد کے ساتھ پیار اور سچا تعلق رکھنے کے نتیجہ میں اس کی تمام مخلوق کے ساتھ خلوص اور محبت کا پیدا ہونا ایک لازمی نتیجہ ہے۔ تمام پریشانیاں اور الجھنیں اس خدائے واحد کا خوف اور محبت دلوں میں نہ ہونے کی وجہ سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔ خدا کی مخلوق کے ساتھ سچا پیار کرنے کے نتیجہ میں خدا کی شناخت حاصل ہو سکتی ہے اور اس کی محبت کے ہم وارث ہو سکتے ہیں

آپ نے آخر میں یہ تلقین فرمائی کہ اپنے مذہب پر رہتے ہوئے دوسرے مذاہب کے ساتھ اچھا سلوک اور محبت کرنے کی کوشش کریں۔

مکرم مولوی شریف احمد صاحب ایمنی نے اپنی تقریر میں شکریہ ادا کرتے ہوئے۔ سب سے پہلے خدا تعالےٰ کا شکریہ ادا کیا۔ جس نے ہمیں اپنی امیدوں سے بڑھ کر کامیابی سے کانفرنس منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس کے بعد متعلقہ افراد کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اور جلسہ ۹½ بجے شب نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

دیگر

مورخہ ۲۹ر جولائی صبح ساڑھے گیارہ بجے محترم حضرت صاحبزادہ صاحب کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں تمام جماعتہائے اترپردیش کے نمائندگان نے شرکت فرمائی۔

خاکسار کی تلاوت قرآن مجید کے بعد محترم مولانا ایمنی صاحب نے بعض ضروری امور کے بارے میں احباب جماعت کو توجہ دلائی۔ اس کے بعد اگلے سال کی کانفرنس اور دیگر تبلیغی و تربیتی امور کے بارے باہم مشورے ہوئے۔

بعد نماز ظہر و عصر محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے مختلف دعاؤں کی درخواست کرتے ہوئے دعاؤں کی اہمیت اور دیگر ضروری تربیتی امور پر روشنی ڈالی

الوداع

مورخہ ۳۰ر جولائی۔ صبح ۸½ بجے حضرت صاحبزادہ صاحب براستہ لکھنؤ عازم قادیان ہوئے آپ کے ہمراہ معاونت کے لئے یادگیر ہی سے برادرم محمد زکریا صاحب خاں ابن مولانا محمد اسمٰعیل صاحب۔ . . . .

وکیل مرحوم بھی تھے۔ احباب جماعت کثیر تعداد میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے محبوب وجود کو الوداع کہنے کے لئے ریلوے سٹیشن تشریف لائے ہوئے تھے حضرت میاں صاحب نے اجتماعی دعا فرمائی جونہی گاڑی حرکت میں آئی نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے ریلوے سٹیشن گونج اٹھا۔

کانفرنس کے انتظامات

کانفرنس سے متعلق جملہ انتظامات کی انجام دہی کے لئے نظارت دعوۃ و تبلیغ نے محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کو مقرر فرمایا تھا۔ آپ ۱۹ر جولائی کو ہی بمبئی سے کانپور تشریف لے آئے نظارت نے آپ کو صدر استقبالیہ اور مکرم حمید اللہ خاں صاحب افغانی کو سیکرٹری مقرر فرمایا۔ مکرم افغانی صاحب بھی ہفتہ کی رخصت لے کر ہمیرپور سے کانپور تشریف لے آئے۔ کانفرنس کے انتظامات کو بطریق احسن انجام دینے کے لئے مختلف شعبے بنا دیئے گئے تھے۔ مکرم محمد سعید صاحب سولجہ صدر جماعت احمدیہ کانپور کی زیر نگرانی مہمانوں کے طعام کا بہترین انتظام رہا۔ محترم صاحبزادہ صاحب اور مبلغین کرام کی رہائش کا انتظام بھی موصوف کے دولت خانہ پر رہا۔

مکرم محمد احمد صاحب سولجہ اور اُن کے فرزندان مکرم مظفر عالم صاحب و مکرم قمر عالم صاحب نے مہمانوں کے قیام اور دیگر انتظامات کی خدمات سرانجام دیں۔ اس طرح جلسہ کی جملہ کارروائیوں کے سلسلہ میں مکرم مظفر عالم خاں صاحب کانپوری کا تعاون بھی حاصل رہا۔ آپ بھی دو ہفتہ کی رخصت لے کر دن رات مصروف عمل رہے۔

تمام احباب جماعت اور خدام نے اپنے قائد مقامی مکرم محمد حنیف صاحب کی قیادت میں خلوص و محبت کے جذبہ سے اپنے منصفہ فرائض کو عمدگی سے ادا کیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

آجکل کانپور شہر میں دیوبندیوں اور بریلویوں کے درمیان خوب چپقلش چل رہی ہے جس کے نتیجہ میں کئی گرفتاریاں بھی ہو رہی ہیں۔

ایسے ماحول میں پیار و محبت کی فضاء قائم کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کی یہ کوشش قابلِ صد مبارکباد بتائی جاتی ہے۔

ایک آریہ سماجی کا تأثر

مورخہ ۲۷ر جولائی بعد نماز جمعہ ایک آریہ سماج کے نمائندہ سشری للت پرشاد جو اپنے آپ کو مولوی فاضل بھی کہتے تھے انجمن میں تشریف لائے۔ تھوڑی دیر تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ آخر میں انہوں نے بتایا کہ آریہ سماجیوں کے حملوں سے اگر کوئی اسلام کو کوئی بچا سکتا ہے اور اس کی بہترین مدافعت کر سکتا ہے تو وہ صرف حضرت مرزا صاحب اور آپ کی جماعت ہے!!

محض اللہ تعالیٰ کے خاص الخاص فضل و کرم سے ہماری یہ کانفرنس نہایت کامیاب و کامران رہی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے مزید دوررس اور نیک اثرات مترتب فرمائے آمین۔

نیز اس کانفرنس کے لئے جن احباب نے اپنے اوقات، اموال اور دیگر ذرائع سے خدمت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین۔

درخواست دعا۔ عزیزہ اہلیہ صاحبہ مکرم عبد الرحیم صاحب معمار قادیان میں شدید طور بیمار ہیں موصوفہ کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ [illegible]

کیا تم کہو گے کہ

بابا جاؤ، ہم تمہارے کشکول میں بھیک نہیں ڈالتے

(حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ)

انجمن وقف جدید کے مالی سال کو شروع ہوئے آٹھواں مہینہ گذر رہا ہے لیکن تا حال چندہ وقف جدید کی مد میں اتنی رقم بھی موصول نہیں ہوئی جس سے کہ وقف جدید کا خرچ پورا ہو سکے۔ اس لئے عہدیداران جماعت سے التماس ہے کہ چندہ عام و حصہ آمد وغیرہ کے ساتھ ساتھ چندہ وقف جدید کی وصولی کے لئے بھی خاص طور سے کوشش کریں۔ تاکہ کسی دوست کے ذمہ بقایا رہ نہ جائے بلکہ وعدہ کی ادائیگی سو فیصدی ہو جائے۔ تاکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت مبارک میں سو فیصدی ادائیگی کرنے والی جماعتیں اور افراد کے نام دعا کے لئے پیش کئے جا سکیں۔ اور وہ دوہرے ثواب کے مستحق بنیں اور اس طرح بار بار یاددہانی کی ضرورت نہ پڑے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ

"وان یسئلکموھا فیحفکم تبخلوا وہ ایک گداگر اور بھیک منگے کی حیثیت سے تمہارا دروازہ نہیں کھٹکھٹاتا وہ اس فقیر کی طرح مانگنے والا نہیں جس کے متعلق تم حیثیت رکھتے ہو کہ تم اسے کہو کہ بابا جاؤ ہم تمہارے کشکول میں بھیک نہیں ڈالتے بلکہ وہ آتا ہے اور ایک سچا اور سچا سودا تم سے کرنا چاہتا ہے......... فرمایا اگر تم بخل کا طریق اختیار کرو گے اس سے تمہارے اندر گند بھی ظاہر ہوں گے کیونکہ تمہارا بخل سے کام لینا بتا رہا ہے کہ تمہارے بعض بھائیوں کی عمرہ تیری ہونگی یا اللہ تعالیٰ کے دین کی ضرورت پوری ہو گی تمہارے وہ بھائی جو اپنی زندگیاں خدا کی راہ میں وقف کر رہے ہیں وہ جہاد کے میدان میں بھاگیں گے اور ان مالوں کو خرچ کریں گے یہ محض بخل ہی نہیں ہے بلکہ اس کے رسول اور مخلصین کے ساتھ تمہاری دشمنی ہے تو یہ بخل جو ہے ظاہر کر دے گا تمہارے اس کینے کو اور تمہاری جو قلبی بیماریاں ہیں ان کے ظاہر کرنے کا ذریعہ بن جائے گا"

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل سے خلیفۂ وقت کی آواز پر ہر طرح لبیک کہنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

امتحانات میں کامیابی

قادیان ۔۔ ماہ جولائی میں گورونانک یونیورسٹی سے حسب ذیل عزیزان نے مندرجہ ذیل امتحانات پاس کئے ہیں:

۱۔ عزیز حمید احمد بھٹی ابن [illegible] یونیورسٹی میں [illegible] نمبر لے کر [illegible] حاصل کر کے میرٹ لسٹ میں آیا۔

(۲) عزیز عبد الکریم صانع ابن مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز عزیز اسمعیل صاحب نوری ابن مولوی عبد القادر صاحب دہلوی اور عزیز محمد اکبر ابن مکرم محمد صادق صاحب درویش ننگلی تینوں نے بی۔ اے فائنل میں کامیابی حاصل کی

اللہ تعالیٰ سب کی کامیابی کو بابرکت کرے۔ آمین

درجہ ثالثہ جامعہ احمدیہ کا نتیجہ

درجہ ثالثہ جامعہ احمدیہ قادیان کا امتحان ہر سال نظارت تعلیم کی طرف سے لیا جاتا ہے۔ اس سال بھی یہ امتحان ۱۶ر جولائی تا ۱۹ر جولائی منعقد ہوا۔ اس امتحان میں تین طالب علم شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تینوں کامیاب رہے۔ نمبروں کی تفصیل حسب ذیل ہے:

(۱) محمد حمید کوثر [illegible]

(۲) نور الاسلام [illegible]

(۳) بشارت احمد [illegible]

اللہ تعالیٰ [illegible] کو [illegible] بابرکت کرے اور سلسلہ کی [illegible] خدمت کی توفیق دے۔

تحریک دعا

مکرم ڈاکٹر غلام ربانی صاحب درویش انچارج احمدیہ شفاخانہ قادیان مورخہ ۱۸ر [illegible] کو اچانک زیادہ بیمار ہو گئے۔ ہاتھ پیر ٹھنڈے ہو گئے دل ڈوبنے لگا۔ انتڑیوں میں [illegible] ہونے لگا۔ حضرت امیر صاحب مقامی نے جلد مقامی ڈاکٹروں کو بلا کر معائنہ کرایا اور علاج تجویز کیا۔ معمولی افاقہ ہے تاہم دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا بخشے۔ آمین (ایڈیٹر)

معذرت

قادیان اور اس کے مضافات میں مسلسل بارشوں کے سبب راما آرٹ پریس امرتسر کی مشینیں خراب ہو گئیں۔ اسی وجہ سے ۱۶ کا علیحدہ پرچہ شائع نہیں ہو سکا۔ بلکہ اس اشاعت کو ۲۳ کی اشاعت میں مجبوراً مدغم کرنا پڑا ہے قارئین کرام مطلع رہیں۔

ایڈیٹر

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں

قادیان میں ۲۶ویں یوم آزادی کی تقریب

قادیان ۱۵ اگست۔ قادیان میں ۲۶ ویں یوم آزادی کی تقریب میونسپل کمیٹی کے دفتر کے سامنے والے وسیع میدان میں منائی گئی۔ محلہ احمدیہ کے احباب جماعت بھی اپنی روایات کے مطابق بکثرت شریک ہوئے اور جلسہ کی تمام کارروائی میں حصہ لیا۔ آسمان صبح سے ابر آلود تھا بلکہ ہلکی بوندا باندی ہو رہی تھی۔ غالباً اس وجہ سے جھنڈا لہرانے کی رسم مقررہ وقت سے کچھ تاخیر سے ادا ہوئی۔ سردار گوربچن سنگھ صاحب باجوہ نے قومی پرچم لہرایا اور پولیس کی گارد نے جھنڈے کو سلامی دی۔ اسی وقت نصرت گرلز ہائی سکول کی احمدی بچیوں نے قومی ترانہ جن گن من گایا۔ تمام حاضرین خاموش کھڑے رہے۔ قومی ترانہ گائے جانے کے بعد جلسہ کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز ہوا۔ اس موقعہ پر بہت سے چھوٹے بچوں اور بچیوں نے ترنگے جھنڈے کی شان میں نظمیں سنائیں اور اسی طرح دلسپی پیار کے گیت پیش کئے۔ بعض فنکاروں کو بھی اس موقعہ پر منتظمین نے بلوایا ہوا تھا۔ انہوں نے بھی اپنے اپنے رنگ کے سنگیت پیش کر کے حاضرین کو محظوظ کیا۔ اس موقعہ کی مناسبت سے بعض مقررین نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ سردار گوربچن سنگھ صاحب باجوہ صدر جلسہ نے حاضرین کو اس موقعہ پر مبارکباد دیتے ہوئے جنگ آزادی میں حصہ لینے والے شہیدانِ وطن کو خراجِ عقیدت پیش کیا اور سالگرہ لال قلعہ پر قومی جھنڈا لہرائے جانے کے موقعہ پر آج ہی صبح کے وقت وزیر اعظم شریمتی اندرا گاندھی نے جو تقریر کی تھی اس کا حوالہ دیتے ہوئے ملک میں پھیل رہی مہنگائی اور دوسری تکالیف کا ذکر کیا اور بتایا کہ وزیر اعظم کی تشریح کے مطابق ایسی تکالیف کو قومی ترقی اور ملک کی تعمیر نو کے لئے ہر بھارت واسی کو خوشی سے برداشت کر کے آگے بڑھتے چلے جانا چاہیئے جب کہ وزیر اعظم نے اپنی اس تقریر میں بیان کیا۔ اس قسم کی تکالیف سے نہ صرف بھارت واسیوں کو سامنا کرنا پڑ رہا ہے بلکہ بیرونی ممالک بھی اسی قسم کی پریشانیوں سے دوچار ہیں۔ اگر ہمارے ملک میں غلہ کی کمی ہے تو جن ممالک سے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے غلہ درآمد کیا جاتا ہے وہاں بھی ان لوگوں کو اسی قسم کی کمی در پیش ہے۔ پھر ملک میں بہت سی یوجناؤں کو جاری رکھا جانا ضروری ہے جو مستقبل میں ملک کے لئے فائدہ مند ہوں گی۔ ان وقتی تکالیف کے پیش نظر ان یوجناؤں کو روک دینا مناسب نہ ہوگا۔ ان مشکلات کے باوجود آپ نے اپنے دیش کی غیر معمولی ترقیات کا بھی ذکر کیا۔

جلسہ کے دوران بھی ہلکی بوندا باندی کا سلسلہ جاری رہا۔ اس کے باوجود حاضرین جلسہ کی کارروائی سنتے رہے۔ بالآخر جب ½ ۱۱ بجے کے قریب یہ قومی تقریب کا پروگرام ختم ہوا تو احباب جماعت واپس لوٹے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی کر کے اپنے اموال کو پاکیزہ بنائیں اور موجب برکت سمجھیں

درخواست دُعا

محترمہ حسن دراشیم صاحبہ نے اپنی چھوٹی بچی شہدی بیگم سلمہا کو میڈیکل کالج میں داخلہ کے لئے انٹرویو سے رہی ہے دعا کی درخواست کی ہے۔ اللہ تعالیٰ داخلہ کے سامان بہتر فرمائے۔ آمین۔

خاکسار عبدالرحمٰن امیر مقامی قادیان

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن ۵۸/۱ فیرس لین کلکتہ ۱۲

کروم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ربڑ ہوائی شیٹ کیلئے ہم سے رابطہ قائم کریں

AZAD TRADING CORPORATON
58/1 PHEAS LANE CALCUTTA 12

احمدیہ کانفرنس پونچھ

جملہ جماعتہائے احمدیہ صوبہ جموں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال احمدیہ کانفرنس پونچھ مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۷۳ء بروز اتوار بمقام پونچھ شہر بڑی شان کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے۔ تمام جماعتہائے احمدیہ صوبہ جموں سے التماس ہے کہ وہ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے کثرت سے شرکت فرمائیں۔

لیعنۃ۔ ۱ ستمبر کو راجوری شہر میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوگا۔ اسکے علاوہ چارکوٹ، بدھالوں میں بھی اسی پیمانہ پر اجلاسات ہوں گے۔ کانفرنس میں شرکت کرنے والے معززات سے درخواست ہے کہ وہ پہلے سے ہی اپنی آمد کی اطلاع دیں۔

حمیدالدین شمس مبلغ جماعت احمدیہ پونچھ۔
احمدیہ مسجد وارڈ نمبر ۳

درخواست دعا

مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی کی اہلیہ محترمہ تاحال دہلی کے ہسپتال میں بے ہوش ہیں کمزوری بہت ہو چکی ہے۔
احباب جماعت سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(ایڈیٹر بدر)

چندہ اخبار بدر بھجواتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں (مینجر بدر)

ہر قسم کے پرزے

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں۔

کوالٹی اعلیٰ۔ نرخ واجبی

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

Auto Traders 16 Mangoe Lane Calcutta-1

فون نمبرز:- 23—1652 23—5222

تار کا پتہ:- Autocentre

اخبار احمدیہ لجنہ منو اول

قادیان اور مضافات میں ہفتہ زیر خبر زیادہ تر بارش رکی رہی لیکن کل سے پھر مطلع ابر آلود ہو کر بوندا باندی اور وقفہ وقفہ سے ہلکی بارش کا سلسلہ شروع ہے۔ پہلی بارشوں کے سبب اگرچہ محلہ احمدیہ کے بعض مکانات کو کچھ نقصان پہنچا ہے تاہم کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی اپنا فضل ہی رکھے۔ آمین۔